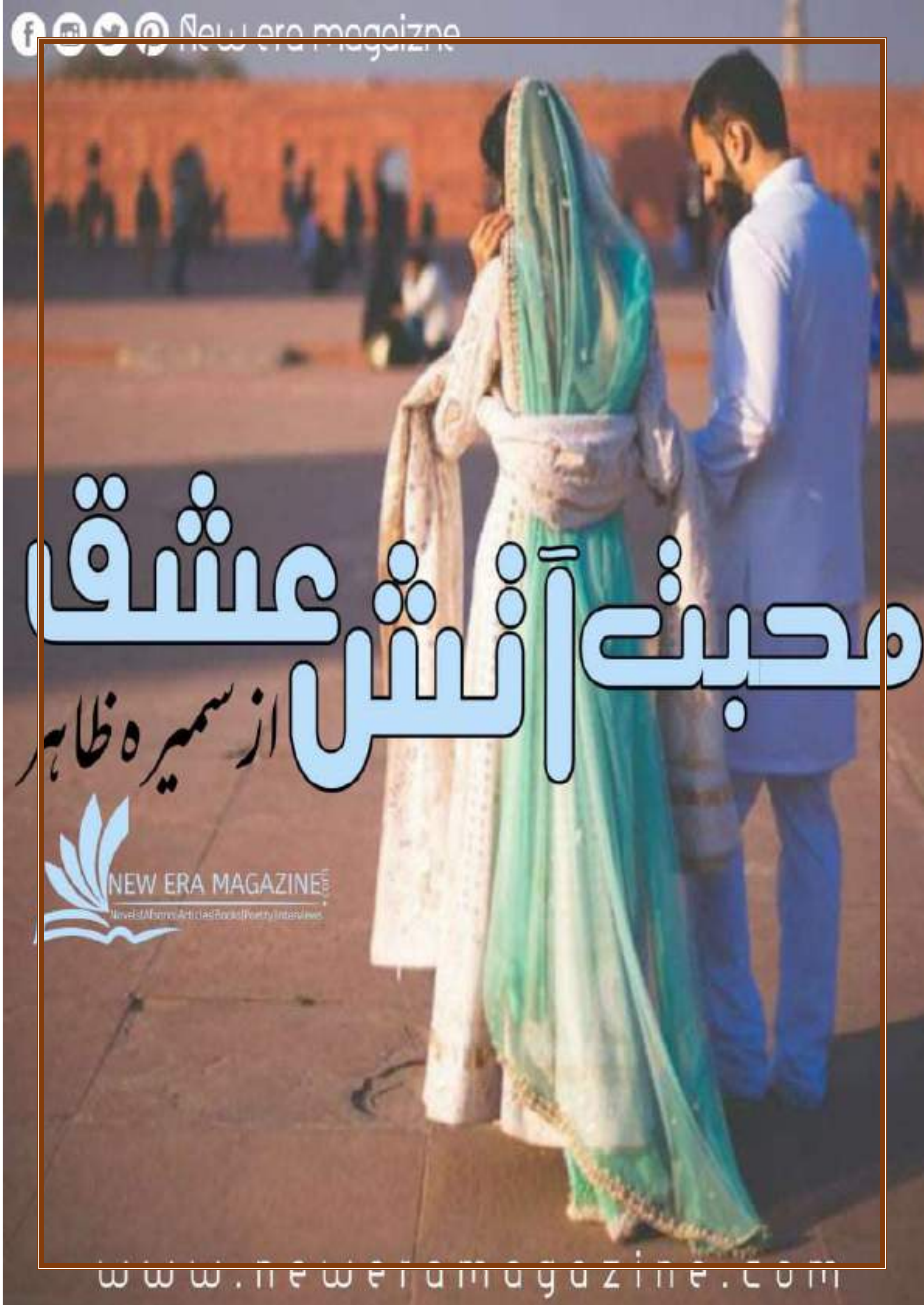
New era magaizne
محبت آتش عشق
از سمیرہ ظاہر
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت آتش عشق

از سمیرہ ظاہر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ڈائجسٹ ہاتھ میں لئے وہ ناول پڑھنے میں مصروف تھی۔اسکے لمبے بال چہرے پہ بار بار جھک رہے تھے اور وہ انھے ایک ادا سے پیچھے کر کے ناول پڑھنے میں مصروف ہو جاتی۔مرحا آپی ڈولی کوئی اور نہیں جہاں سکندر ہی تھا ہائے اللہ مرحا آپی یہ کیا یہ میجر احمد بھی جہاں سکندر نکلا وہ چیختی ہوئی بول رہی تھی ۔پاس بیٹھی مرحا جو کپڑے استری کر رہی تھی زنیرہ کی بات پہ اس نے اسے گھورے سے نوازا۔۔ہاں تو جہان ڈولی تھا مولی تھا مجھے کیا تم خود پڑھو دنیا کو چیخ کے نا بتاؤ کہ کون تھا۔

آپی آپ غصے میں اور بھی حسین لگتی ہے وہ مرحا کو تنگ کرنے لگی۔

زونی اب مار کھاؤ گی زیادہ تنگ کیا تو۔۔

آپی ویسے نا آفاق بھائی بلکل جہان سکندر جیسے ہیں نا ہائے انکی بیوی کتنی لکی ہو گی جنکو آفاق مختار ملے گے (آفاق زنیرہ کی پھوپھو کا بیٹا ہے)۔۔۔زنیرہ باہر نکلو ورنہ آج خیر نہیں تماری۔اور یہ سپنوں کی دنیا سے نکلو حقیقت کی دنیا میں قدم رکھو مرحا ہاتھ بھی چلا رہی تھی اور ساتھ ساتھ منہ بھی۔۔آپی ویسے آج یہ بندر زوھان کدھر غائب ہے کمینہ جھوٹا مجھ سے کہا تمیں پیزا کھلاؤں گا۔۔۔

مجھے کس نے یاد کیا وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اؤ آؤ شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر۔۔مجھے پیزا کھلانے لے جاؤ وہ فرمائش ایسے کر رہی تھی جیسے زوھان نے اسے پیزا کھلانے لے بھی جانا تھا۔میں تمیں زہر کھلانا پسند کرونگا پیزا نہیں زوھان نے اسکے بال کینچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آ۔ہ۔چھوڑ میرے بال بندر تم سے اللہ پوچھے جھوٹے بندر۔۔زوھان مرحا کے پاس بیٹھ گیا تھا۔کیسی ہیں آپ آپی۔(وہ مرحا سے 1 سال چھوٹا تھا جبکے زنیرہ سے 2 سال بڑا تھا)

میں ٹھیک اللہ کا کرم تم سناؤ۔مرحا نے دھیمے لہجے میں جواب دیا تھا۔

افسوس کسی نے سناہی نہیں۔۔ورنہ داستان ہم بھی ہزار رکھتے تھے زوھان نے زنیرہ کو دیکھتے ہوئے گمبھیر لہجے میں کہا تھا۔

بہتر یہی کے اپنی داستان کو اپنے تک رکھو کوئی سنے گا تو زمانے تک پوچھے دیر نہیں لگے گی اپنی داستان دکھوں اور غموں کو صرف اپنے تک محدود رکھو لوگوں کے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں تمارے اس گھٹیا داستان کو سننے کا ۔زنیرہ چپ رہنے والوں میں سے کہاں تھی۔اس کے دوٹوک جواب کو سن کے زوھان کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا تھا۔۔۔

ہائے اللہ میں جس کام سے آیا تھا وہ تو بھول گیا بلکل۔اس نے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ہاں تو تم ہو ہی بھلکّڑ زنیرہ پھر سے سٹارٹ ہو گئی تھی۔

میڈم تمیں بعد میں دیکھتا ہوں۔مرحا آپی امی کہے رہی تھی آپ جب فارغ ہوئی تو گھر انا آفاق بھائ آرہے آج جرمنی سے۔۔۔وھواوو یاہو آج آفاق بھائ آرہے میں انکو آج مس کر رہی تھی قسم سے ہائے ہمارے جہان سکندر آرہے۔وہ پورے کمرے میں گول گول گھومتی ہوئی کہے رہی تھی۔۔۔زوھان اور مرحا دونوں اسے دیکھ کے اپنا سر پیٹھنے لگے۔۔مرحا اور زنیرہ دو ہی بہنیں تھیں انکے امی کی ڈیت زنیرہ کی پیدائش کے بعد ہوئی تھی۔عبّاس صاحب نے اپنے بیٹیوں کو بہت اچھی تربیت دیا تھا۔زنیرہ بہت ہی چلبلی لڑکی تھی جب کے مرحا بہت ہی خاموش مزاج لڑکی تھی۔

مرحا آپی میں ان میں سے کونسا ڈریس پہنو ہاتھوں میں ڈریس پکڑے آئینے کے سامنے کھڑی ہو کے وہ مرحا سے پوچھنے لگی۔۔۔

تم جو بھی پہنو گی پیاری لگو گی ایک نظر زنیرہ پہ ڈال کے اس نے سرا سری سا جواب دیا تھا۔۔

کپڑے بیڈ پہ پٹینک کے وہ مرحا کے پاس بیٹھ گئ تھی۔۔۔جو کے زنیرہ کے بکس کو ٹھیک

سے رکھ رہی تھی۔۔۔آپی آپ نے اچھے سے دیکھا ہی نہیں اور کہے رہی تم جو بھی پہنو گی اچھی لگو گی وہ خفا گی سے کہنے لگی۔

اچھا ابھی دکھاؤ میں دیکھ کے بتاتی کون سا پہنو۔۔۔

وہ اٹھ کے دونوں ڈریس لے کے آئ تھی۔یہ پہنو ریڈ اینڈ بلیک والا اٹھا کے مرحا نے اسے دیا۔۔۔

میری پیاری مرحا آپی دنیا کی سب سے بیسٹ آپی ہیں اس نے مرحا کے گرد اپنے بازو حائل کئے تھے۔۔۔

اچھا مکھن نا مارو اور تیار ہو جاؤ میں جا رہی ہیلپ کرنے پھوپھو کی اور تم جلدی آنا مرحا کی بات پہ اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ اسکے گرد سے اپنے بازو ہٹا دیے تھے اور اٹھ کے کھڑی ہو کے اپنی آنکھیں گول کر کے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

آپ ایسے جایں گی مطلب سچی اس ڈریس میں جایں گی اس نے اسے اوپر سے نیچے دیکھ کے حیران ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں تو ایسی ہی جاؤ نگی تھوڑی نا کسی شادی پہ جا رہی ہوں مرحا نے عام سے لہجے میں کہا

تھا۔۔۔

پھر بھی آپی آفاق بھائی کتنے ٹائم بعد آرہے ایسے تھوڑی نا بند امنہ اٹھا کے چلا جائے ویسے حد ہے آپی آپ میں کوئی لڑکی والے شوق بھی ہیں کے نہیں۔ آپکو اس بلیک ڈریس میں دیکھ دیکھ کے میری آنکھیں تھک گئی ہیں۔۔

زنیرہ کی بات پہ مرحا کے چہرے پہ ایک اداس بھری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔

زونی میں ٹھیک ہوں اور سجنا کس کے لئے۔اچھا چھوڑو تم ریڈی ہو کے آجانا میں جارہی ہوں۔زنیرہ کا جواب سنے بغیر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

حد ہے ویسے آپی بھی عجیب ہیں چلو میں تو تیار ہو کے جاؤں گی۔۔۔وہ بڑبڑاہتی ہوئی آئینے کے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ایک نظر خود پہ ڈال کے جلدی سے واشروم کی اندر گھس گئی تھی۔۔۔۔

جلدی جلدی تیار ہو کے وہ تقریباً بھاگتی ہوئی سیڑھیاں عبور کرنے لگی آخری سیڑھی پہ جیسے ہی اس نے قدم رکھی تو اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور گر گئی وہ زمین پہ گرنے والی تھی کے کسی نے اسے اپنے آہنی بازوؤں میں تھام لیا تھا۔اس نے جلدی

سے اپنی آنکھیں بند کر لئے تھے ۔اس نے جیسے ہی اپنے آنکھیں کھولی زوھان کو اپنے اوپر جھکتے ہوئے دیکھ کے اس کی دھڑکنیں تھم سی گئی تھی۔۔۔۔وہ پلک جھپکانا بھول گئی تھی۔۔۔۔بلیک کاٹن کے شلوار قمیض میں وہ اپنے سحر انگیز شخصیت کے ساتھ سامنے والے کو ٹھٹکنے پہ مجبور کر سکتا تھا۔۔۔۔زنیرہ یک ٹک اسے دیکھے، جا رہی تھی۔۔۔

لڑکی ہوش کی دنیا میں آجاؤ رحم کرو مجھ معصوم پہ تم جیسی موٹی کو پکڑ کے تھک گیا میں ۔زوھان کی بات پہ شرمندہ ہو کے وہ جلدی سے اس سے دور ہو گئی تھی۔۔۔

وہ میں تمیں بلانے آیا تھا تم نے سویٹ ڈیش بنانا تھا بھائی کے لئے (وہ صرف سویٹ ڈیش بناتی تھی اور کوئی کام اسے آتی بھی نہیں تھی)

ہاں میں وہی آ رہی تھی اب پیچھے ہٹو میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

جاؤ میں نے کب روکا تمیں زوھان نے بھی حساب پکا کر لیا تھا۔۔۔۔۔

مرحا نے بریانی دم پہ لگایا ہوا تھا اور کلثوم بیگم کباب تل رہی تھی۔وہ مسکراتی ہوئی کیچن میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

السلام علیکم۔!!میری پیاری پھوپھو زنیرہ کی آواز پہ کلثوم بیگم نے اپنا سر اوپر کیا تھا

۔وعلیکم السلام میری جان کہاں تھی کب سے تمارا انتظار کر رہی تھی میں۔کلثوم نے پیار سے پوچھا تھا۔۔۔

میں خود کو پیاری بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔زنیرہ کی بات پہ کلثوم بیگم کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی۔۔اللہ نظر بد سے بچائے میری بیٹی کو۔۔۔

استغفراللہ۔۔!!امی خدا کا خوف کریں یہ بندری اور پیاری توبہ امی مجھے ہارٹ اٹیک نا آجائے اسکی جھوٹی تعریف سن کے۔۔!!کیچن میں آتے زوھان زنیرہ کی تعریف سن کے تپ گیا تھا۔۔۔

جل رہا ہے مجھ سے مینڈک مت جلا کر مینڈک کالے ہو جاؤ گے زیادہ جل جل کے ۔۔۔زوھان کی بات سن کی مانو زنیرہ کو آگ لگ گئی تھی۔۔۔

تم دونوں لڑنا بند کرو بچے نہیں ہو اب بڑے ہو گئے ہو۔۔۔اور زنیرہ تم ادھر آؤ میری مدد کرو۔۔۔دونوں کو چپ نا ہوتے دیکھ کے مرحا نے ڈانٹ کے چپ کروایا تھا ۔۔۔اسے پتا تھا یہ جب شروع ہو جاتے تو چپ ہونے کا نام نہیں لیتے۔۔۔

زنیرہ زوھان کو گھور کے اپنے کام میں لگ گئی تھی۔۔۔وہ کھیر بنانے میں مصروف تھی جبکہ مرحا وہاں سے چلی گئی تھی کسی کام سے۔۔کھیر بنا کے وہ بادام کھیر کے اوپر رکھنے لگی تھی۔۔۔کہ ملازمہ کی بات پہ وہ چونک گئی تھی۔۔۔۔

زنیرہ باجی آفاق بابا آگئے۔۔

جلدی سے کھیر کو ڈیزائن کرکے اس نے فریزر میں رکھ دیا تھا اور اپنا جائزہ لے کے کیچن سے نکل کے لیونگ روم میں آگئی تھی۔۔۔السلام علیکم آفاق بھائی اس نے تقریباً چیختے ہوئے سلام کیا تھا آفاق کو۔۔آفاق لمحے بر کے لئے ٹھٹک گیا تھا ۔۔دودھیا رنگت سفید بے داغ چہرہ۔بادامی آنکھیں۔ستواں ناک۔مناسب قدو قامت۔۔۔اور اوپر سے اس نے ریڈ اینڈ بلیک پاؤں کو چھوتا فراک اور اسکے ساتھ چوڑیدار پاجامہ پہنا ہوا تھا جس میں وہ اور بھی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔بلاشبہ وہ بہت پیاری تھی۔۔آفاق کی نظر اسکے چہرے سے ہٹ کے کھولے بالوں پہ پڑ گئے تھے ۔۔لمبے بال اسکے کمر کو چھو رہے تھے۔آفاق پلک جھپکانا بھول گیا تھا۔۔۔وہ آہستہ آہستہ چل کے کلثوم بیگم کی پاس بیٹھ گئی تھی۔بندری تم تھوڑا اور تیز چیخ کے سلام نہیں دے سکتی تھی کیا وہ جیسے ہی بیٹھی زوھان نے اسے تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

ہاں تو مینڈک تمیں کیا میں جو کروں میری مرضی زنیرہ کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔۔۔ہاں بھوکی چڑیل تم تو بیٹھی ہی ہو اپنی مرضی کرنے افریقہ کی ملکہ (وہ زنیرہ کو افریقہ کی ملکہ کہتا تھا جس سے زنیرہ کو بہت چڑ تھی) آفاق ان دونوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔زنیرہ بھی آفاق کی موجودگی کی پرواکئے بغیر شروع ہو گئی تھی زوھان کے ساتھ۔۔پھوپھو دیکھیں اس زوھان مینڈک کو مجھے افریقہ کی ملکہ بول رہا ہے معصوم سی شکل بنائے وہ کلثوم بیگم سے شکائت لگا رہی تھی تھی۔۔آفاق اب بھی اسی کو دیکھے جا رہا تھا (وہ چودہ سال کی تھی جب آفاق نے اسے دیکھا تھا اور ابھی وہ بیس سال کی ہو گئی تھی اور آفاق پانچ سال اس سے بڑا تھا اسی لئے وہ آفاق بھائی کہتی تھی اسے ۔۔۔مرحا بھی ہاتھ میں کولڈ ڈرنک پکڑے وہاں آگئی تھی۔سلام کر کے اس نے کولڈ ڈرنک آفاق کو دے دیا تھا۔آفاق نے گلاس تھام لیا تھا لیکن اس نے ایک نظر بھی اس پہ نہیں ڈالا تھا۔وہ بھی کلثوم اور زنیرہ کی درمیان بیٹھ گئی تھی ۔۔لیکن وہ یک ٹک آفاق کو دیکھے جا رہی تھی وہ کتنا بدل گیا تھا ان ساتھ سالوں میں

--

اس نے وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہنا ہوا تھا ۔اسکے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے

تھے روشن سرمئی آنکھیں جن میں بندا ایک سیکنڈ بھے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔۔مرحا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔اس نے جلدی سے اپنے نظریں نیچے زمین پہ گاڑ دیے تھے۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیا کشش ہے اس شخص کی آنکھوں میں۔

نظرانداز جتنی بھی کروں نظر اسی پہ ہی پڑتی ہے ۔۔۔۔

آفاق بیٹا آپ فریش ہو جایں تب تک میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔۔

اوکے مام وہ وہاں سے اٹھ کے چلا گیا تھا۔مرحا کلثوم بیگم کے ساتھ کیچن میں چلی گئ تھی انکی مدد کرنے ...

زوھان اور زنیرہ موبائل کی طرف متوجہ تھے کے آسیہ بیگم اور ہانیہ بھی وہاں آ گئے تھے۔(آسیہ بیگم کلثوم بیگم کی نند تھی)ہانیہ کو دیکھ کے جہاں زوھان کو خوشی ہوئ تو وہی زنیرہ دل ہی دل میں ہانیہ کو باتیں سنا رہی تھی۔۔۔

آسیہ بیگم نے زوھان کو پیار کیا تھا زنیرہ نے بھی انکو سلام دیا تھا انھوں نے عام سے لہجے میں اسے جواب دیا تھا جبکے ہانیہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے صوفے پہ بیٹھ گئ

تھی ۔۔۔۔ایک نظر ہانیہ پہ ڈال کے وہ وہاں سے نکل آئی تھی۔۔

کیا ہوا زونی اپسیٹ کیوں ہو۔۔اسکا خراب موڈ دیکھ کے مرحا وجہ پوچھنے لگی اس سے ۔۔۔

آگئی وہ ہانیہ ایکٹنگ کی دکان اور وہ زوھان بندر ایسے گھور رہا تھا اسے واللہ دل چاہا وہی اسکے آنکھیں نکال دوں۔۔۔اسکی اس طرح کہنے سے مرحا اپنی ہنسی روک نہیں پائی تھی۔۔۔۔

آپ اب کیوں ہنس رہی آپی حد ہے ویسے۔۔۔۔وہ رونے والی شکل بنا کے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

چلو چلو اچھی لڑکیوں کی طرح میری ہیلپ کرو مرحا نے اسے اپنے سامنے سے ہٹاتی ہوئی کہا تھا۔۔۔۔کھانا لگا کے مرحا سبکو بلانے چلی گئی جبکے زنیرہ اپنا سیل فون پکڑے زوھان کی کمرے کی طرف بڑھنے لگی جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پونچی تو پل بھر کے لئے ہل نہیں سکی اپنی جگہ سے۔۔۔

زوھان ہانیہ کا ہاتھ تھامے اسے دیکھ رہا بلکل قریب سے ایک انچ کا فاصلہ تھا دونوں کے

درمیان۔۔۔۔زنیرہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔آنسو اسکے آنکھوں سے رخسار پہ کسی آبشار کی مانند بہنے لگے۔۔۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے پلٹ گئی تھی ۔آفاق جو اپنے کمرے سے نکل رہا تھا زنیرہ کو روتے ہوئے دیکھ کے وہی فریز ہو گیا تھا

۔۔۔

وہ روتی ہوئی معصوم بچی لگ رہی تھی۔۔۔اپنے گالوں کو بے دردی سے رگڑتی ہوئی وہ نیچے جا رہی تھی کے اسکی نظر آفاق پہ پڑی جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔اسے مکمل طور پہ اگنور کر کے وہ سیڑیاں تیز تیز عبور کر کے اپنے گھر آ گئی تھی۔۔۔۔آفاق کو حیران چھوڑ کے۔۔۔

گھر آ کے وہ اپنے کمرے میں آ گئی تھی کمرے اندر سے لاک کر کے اس نے اپنا دوپٹہ بیڈ پہ پھینک دیا تھا اور جلدی سے اپنے چوڑیاں نکالنے لگی کانچ کی چوڑی ٹوٹ گیا تھا اور اپنا زخم اسکے نازک کلائی پہ چھوڑ گیا تھا۔۔آ۔ہ۔درد کی وجہ سے وہ سسک گئی تھی۔۔

اپنی دراز سے ایک ڈائری نکال کے اس پہ کچھ لکھنے لگی۔۔۔۔(بچپن سے وہ ڈائری لکھتی آ رہی تھی جب بھی اسکے ساتھ کچھ ہوتا وہ اپنے ڈائری سے شئیر کرتی تھی)

ڈیر ڈائری۔۔!!

تمیں پتا ہے آج وہ کسی اور کے ساتھ تھا۔۔آج وہ مجھے فراموش کئے کسی اور کے ساتھ تھا کیا میری محبّت میں اتنی طاقت نہیں کے وہ میری طرف دیکھتا ہی نہیں اس چڑیل کے علاوہ اسے کچھ نظر کیوں نہیں آتا ہاں میں۔۔میں تو بچپن سے اسے چاہتی ہوں کیا میری محبّت میں سچائی نہیں ہے۔۔۔میں کیوں اسے کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی ہاں ایسا کیوں ہے۔۔۔اس کے ہاتھوں نے اب حرکت کرنا بند کر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنا سر ڈائری پہ رکھ کے کب نیند کی آغوش میں چلی گئ تھی سے پتا ہی نہیں چلا

۔۔۔۔

زونی اٹھو کالج نہیں جانا کیا۔۔

اسکی آنکھیں مرحا کی آواز سن کے نیم کھول گئے تھے۔۔۔

زونی تم رات کو وہاں سے کیوں چلی آئ تھی بنا بتائے کتنا برا لگا تھا سبکو مرحا کی بات پہ اس نے اپنا سر جھکا لیا تھا۔۔۔۔

آپی سر میں درد ہو رہا تھا اسی لئے آگئی تھی مرحا کو جواب دے کے وہ باتھروم میں گھس گئی تھی جبکے مرحا اسے دیکھتی رہ گئی تھی (کچھ تو ہوا ہے جو تم چھپا رہی ہو زونی) مرحا سر

جٹک کے کمرے سے باہر نکل آئ تھی ۔۔۔۔

السلام علیکم بابا جان عبّاس صاحب جو نیوز پیپر پڑھنے میں مصروف تھے۔زنیرہ کی آواز پہ انہوں نے نیوز پیپر تہ کر کے رکھ دیا تھا۔

وعلیکم السلام بابا کی جان !!ادھر آؤ میرے پاس انہوں نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے چل کے انکے پاس آ کے بیٹھ گئ تھی۔۔۔

عبّاس صاحب نے بھی محسوس کیا تھا آج وہ کچھ خاموش تھی۔۔

کیا ہوا میری بیٹی آج خاموش کیوں ہے ۔۔۔

بابا ابھی اٹھی ہوں نیند سے اسی لئے نیند پوری نہیں ہوئی شاید اسی لئے سر میں درد ہو رہا ۔۔۔

ویسے آپکو بڑی پریشانی ہو رہی کے میں خاموش ہوں۔۔۔ویسے تو چلتے پھرتے کہتے رہتے تھے زونی بچی نا بنو زونی بڑی ہو جاؤ یہ وہ۔۔اس نے جس انداز میں کہا تھا عباس صاحب کی ہنسی نکل آئ تھی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔نہیں نہیں تم بولتی رہا کرو تم سے اس گھر میں رونق ہے۔۔۔انہوں نے

پیار سے کہا تھا۔زنیرہ انکی لاڈلی بیٹی تھی۔زنیرہ میں انکی جان بستی تھی۔۔۔زنیرہ انکے لئے ایک گلاب جیسی تھی۔۔۔ جسکی خوشبو سے یہ گھر مہک رہا ہوتا تھا۔۔۔۔

چلیں بابا اللہ حافظ میں لیٹ ہو رہی کالج کے لئے۔۔۔

ارے بیٹا ناشتہ تو کرتی جاؤ۔۔۔۔ نہیں بابا میں کالج میں کھالونگی کچھ ابھی لیٹ ہو رہی ہوں اپنا بیگ اور کوٹ ہاتھ میں اٹھا کے وہ تقریباً بھاگتی ہوئی گھر سے باہر نکل آئ تھی

۔۔۔۔

وہ جب مختار ہاؤس میں داخل ہوئی تھی تو دیکھا آفاق باہر بیٹھ کے ناشتہ کر رہا تھا اور کلثوم بیگم وہی پہ بیٹھی ہوئی تھی جبکے زوھان اپنا کوٹ اور گاڑی کی چابیاں ہاتھ میں لے ابھی باہر ہی آرہا تھا۔۔۔زوھان کو اگنور کر کے وہ سیدھا کلثوم بیگم کے پاس آگئ تھی۔۔

السلام علیکم پھوپھو جان۔۔۔۔اسکی آواز پہ آفاق نے سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا

۔۔۔۔زنیرہ بیٹا تم ادھر آؤ بیٹھ جاؤ وہاں کھڑی کیوں ہو۔کلثوم بیگم نے پیار سے کہا تھا

۔۔۔۔نہیں پھوپھو جان میں لیٹ ہو رہی ہوں۔۔۔ردا کدھر ہے اس نے ردا کا پوچھا تھا۔۔۔(ردا کلثوم بیگم کی اکلوتی بیٹی تھی وہ میٹرک کی سٹوڈنٹ تھی۔وہ زنیرہ سے دو

سال چھوٹی تھی)۔۔۔۔

بیٹا ردا تو آج نہیں جائیگی آپ ایسا کرنا آج زوھان کے ساتھ چلی جانا۔۔ نہیں پھوپھو میں خود سے چلی جاؤنگی آج بس آپ تکلیف نا دے لوگوں کو۔۔زوھان کے ساتھ وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اسی لئے اس نے صفائی سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔

چلیں ویسے بھی مجھے کسی کام سے جانا تھا میں آپکو وہی سے کالج ڈراپ کر دونگا آفاق نے اسکا مسلہ حل کر دیا تھا۔۔۔۔

زوھان نے اسکا رویہ نوٹ کیا تھا اسی لئے اس نے کچھ کہا نہیں تھا اسے پتا تھا کوئی تو بات ہے جو زنیرہ آج ایسا برتاؤ کر رہی۔۔۔۔اپنے ہاتھوں سے اپنے بال سہی کر کے آفاق اٹھ کے گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا زنیرہ بھی اسکے پیچھے چل دی تھی

۔۔۔۔۔۔

فرنٹ ڈور کھول کے وہ بیٹھ گئی تھی زن سے آفاق نے گاڑی آگے بڑھا دیا تھا۔۔۔

وہ خاموش سی بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔آفاق بار بار اس پہ ایک نظر ڈال دیتا تھا۔۔۔

گاڑی میں عجیب سی خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

۔اس خاموشی کی طلسم کو ارجیت سنگھ (arijit sing) کے آواز نے توڑا تھا

۔۔۔

یہ لمحہ جو ٹھرا ہے

میرا ہے یہ تیرا ہے

یہ لمحہ میں جی لوں ذرا

تجھ میں کھو یا رہوں میں

مجھ میں کھوئی رہے تو

خود کو ڈھونڈ لے گے پھر کبھی

ہائے اللہ۔۔۔۔۔ آفاق بھائی یہ میرا موسٹ فیوریٹ سونگ ہے۔۔۔۔۔زنیرہ کی بات پہ آفاق کی چہرے پہ مسکراہٹ پھل گئی تھی۔۔۔۔ جسکی وجہ سے اسکا ڈیمپل واضح ہوا تھا۔۔۔

آفاق بھائی اپکا تو ڈیمپل بھی بنتا ہے۔۔۔اف اللہ یہ صرف میرا ہی ڈیمپل نہیں بنتا اب اس نے ایک اور بیو قوفانہ سوال کیا تھا جس سے آفاق کا قیقہ بلند ہوا تھا۔۔۔۔

ویسے اس ڈیمپل سے کیا ہوتا ہے آفاق نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

افففف اووو آفاق بھائی آپکو ابھی تک یہ نہیں پتا۔اس نے اپنے سر پہ ہاتھ مارتی ہوئی کہا تھا ۔۔ہاں تو آپ بتاؤ آپکو پتا ہے نا آفاق نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس سے ساری لڑکیاں آپ پہ فدا ہو جاتے ہیں۔۔۔۔اوو۔ریلی ایسا ہی ہے نا آفاق نے اسے مزید تنگ کیا تھا۔۔۔۔اب کی بار وہ سمجھ گئی تھی اسی لئے اس نے اپنے کمر پہ کسی لڑاکو عورت کی طرح اپنے ہاتھ رکھے تھے اور آفاق کو گھورے سے نوازا تھا ۔۔۔اسکی انداز پہ آفاق کا کھکا ایک بار پھر سے بلند ہوا تھا۔۔۔ اب وہ پھر سے خاموش بیٹھ گئی تھی اور باہر دیکھنے لگی تھی ہر طرف گاڑیوں کا شور تھا سب آ جا رہے تھے وہ سوچ رہی تھی دنیا فانی کے کاموں میں بھاگتے بھاگتے ہم اللہ سے دور ہو گئے ہیں وہ سوچوں میں گم تھی کے آفاق نے گاڑی روکھ دیا تھا تب جا کے وہ اپنے سوچوں کے ایثار سے باہر آ گئی تھی۔

۔آفاق کو اللہ حافظ کہے کے وہ گاڑی سے نیچے اتر گئی تھی اور کالج کی طرف بڑھ گئی تھی آفاق کی نظروں نے دور سے اسکا طواف کیا تھا ۔۔وہ جب اس کے نظروں سے

بلکل او جھل ہو گئی تب جا کے اس نے گاڑی آگے بڑا دیا تھا۔۔۔

زونی کمینی آگے ایک قدم بھی نا بڑھنا۔۔۔

زنیرہ جو اپنے کلاس کی طرف بڑھ رہی تھی عمارہ کی آواز پہ اس نے اپنا سر موڑ کے اسے دیکھا تھا۔۔

یار وہ لڑکا کون تھا جس کے ساتھ تم آئی تھی۔۔ عمارہ جو اپنے بھائی کے ساتھ کالج آئی تھی زنیرہ کو آفاق کے ساتھ دیکھ کے حیران رہ گئی تھی۔۔

میرا کزن تھا۔ آفاق بھائی کیوں کیا ہوا تو کیوں پوچھ رہی انکا اس نے ذرا سوچتے ہوئے عمارہ سے پوچھا تھا۔

یار کتنا اینڈسم تھا اف کاش یہ میرا کزن ہوتا۔۔

مجھے دیر ہو رہی سو میں جا رہی کلاس میں اور تو بیٹھ کے یہاں اف اف کراو کے۔ عمارہ کو جواب دے کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنی کلاس میں آگئی تھی۔۔ زوھان پہلے سے وہاں بیٹھا ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی وہ دونوں ساتھ بیٹھتے تھے ۔۔۔ اس نے زوھان کو مخاطب ہی نہیں کیا تھا۔۔ زونی تجھے کیا ہوا

ہے اگنور کیوں کر رہی مجھے۔۔

کچھ نہیں ہوا اگنور نہیں کر رہی اس نے مدھم آواز میں اسے جواب دیا تھا۔اتنے میں پروفیسر اقبال بھی آ گئے تھے وہ انکی فزکس کی پروفیسر تھے ۔۔

السلام علیکم سٹوڈنٹس ۔۔۔۔۔۔۔

سب نے وعلیکم السلام کہا تھا۔۔۔اب انہوں نے لیکچر دینا شروع کر دیا تھا کلاس میں خاموشی پھل گئی تھی۔زنیرہ نے اپنی نظریں پروجیکٹر پر مرکوز کئے ہوئے تھے۔وہ ابھی لیکچر اپنے رجسٹر میں نوٹ کرنے لگی تھی کے زوھان نے اسے تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔زوھان نے رجسٹر اسکے ہاتھ سے لے کے بیگ میں ڈال دیا تھا۔یہ تم کیا کر رہے ہو بندر مجھے لیکچر اچھے سے نوٹ کرنے دو زنیرہ نے آہستہ آہستہ کہا تھا کے پروفیسر ناسن لے۔۔

ہاں تو تم کچھ زیادہ ہی پڑاکو نہیں بن رہی آج وہ اسکے کان میں آہستہ آہستہ بول رہا تھا زنیرہ نے اسے ایک مکا رسید کر دیا تھا۔آآ۔ظالم لڑکی تھوڑ دیا میرا دل۔۔اب کی بار پروفیسر نے انکو دیکھ لیا تھا۔۔۔

زوھان اسٹینڈاپ انہوں نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا تھا انکے لہجے سے غصہ صاف ظاہر ہورہا تھا۔۔(i said stand up zohan)

اب کی بار انہوں نے ذراسخت لہجے میں کہا تھا۔۔زوھان اپنی جگے پہ کھڑا ہو گیا تھا۔

۔۔۔

یہ کلاس روم ہے جہاں آپ نے پڑھنا ہوتا مستیاں نہیں کرنا ہوتا آپ ایک ڈاکٹر ہیں آپ کو کل کسی کی جان بچانا ہے آپ لیکچر پہ دھیان نہیں دینگے توکیسے کچھ سیکھیں گے۔انہوں نے زوھان کی اچھے سے عزت افزائی کی تھی۔اب وہ پھر سے پروجیکٹر کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔زوھان اپنے بالوں میں انگلیاں پیرتا ہوا بیٹھ گیا تھا ۔اب کی باراسکا شکل دیکھ کے زنیرہ کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

تمیں میں دیکھ لونگا افریقہ کی ملکہ صبر کر۔۔۔اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا

بندرافریقہ کی ملکہ ہو گی وہ ہانیہ۔۔۔۔

اتنے میں پروفیسر صاحب کلاس سے باہر نکل گئے تھے۔۔۔

سب کلاس سے نکل گئے تھے۔۔

زنیرہ نے اپنے چیزیں سمیٹ کے بیگ میں ڈال دیے تھے۔اب وہ اٹھ کے باہر جانے لگی تھی۔کے زوھان نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنی طرف کینچ لیا تھا۔۔زوھان کے اس افتاد پہ زنیرہ اپنا توازن، برقرار نہیں رکھ پائی تھی اور اسکے سینے سے جا لگی تھی

کدھر چلی تم افریقہ کی ملکہ۔۔۔زوھان بندر کمینے چھوڑ مجھے زنیرہ کی منہ میں جو آیا اسے بول دیا۔۔۔

چل بتا کیوں ناراض تھی صبح میرے ساتھ کیوں نہیں آئی اسکا ہاتھ چھوڑتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔۔

میں تم سے ناراض نہیں تھی چل ہٹ مجھے باہر جانے دے اور زیادہ فری نا ہو سمجھے

......

جب تھکی ہاری وہ گھر پہنچی تو دیکھا گھر میں خاموشی کا راج تھا۔۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کچن میں آئی تھی اسے اپنے قدموں کی چاپ خوفزدا کر رہی تھی۔۔۔

کچن میں بھی کوئی نہیں تھا اب وہ لیونگ روم میں آگئی تھی وہاں بھی خاموشی کا راج

تھا۔اب گھبراہٹ نے اسے گیر لیا تھا۔۔۔۔

یاخدا سب خیر ہو اپنا کوٹ صوفے پہ رکھ کے اب وہ باہر گیٹ کی طرف بڑھ کے زوھان والوں کی طرف قدم بڑھانے لگی تھی کے سامنے سے زوھان کو آتے دیکھ کے وہ چونک گئی تھی۔۔۔

زونی جلدی سے میرے ساتھ چلو وہ کافی پریشان لگ رہا تھا۔۔۔

کیاہواہے زوھان سب ٹھیک ہے نا اس نے پریشانی پوچھا تھا۔۔۔۔

تم چلوتوسہی زیادہ سوال جواب ناکروزوھان بہت جلدی میں لگ رہا تھا۔۔۔۔یار تم چپ چاپ میرے ساتھ چلوزیادہ منہ ناچلاؤ اب کی بار وہ چلایا تھااس پہ وہ اب خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔زوھان نے گاڑی نکال دیا تھا۔۔۔۔

وہ بھی جلدی سے اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔پورا راستہ خاموشی کے ساتھ گزر گیا تھا ۔۔۔گاڑی سول ہسپتال کے سامنے روکھ دیا تھازوھان نے اب کی بار اسکا شک سہی میں بدل گیا تھا۔۔زوھان تم مجھے یہاں کیوں لے کے آئے ہو ہاں بتاؤکیوں لے کے آئے ہو زوھان بتاؤخدا کے لئے کیوں مجھے یہاں لے کے آئے ہو سب ٹھیک ہے ناوہ

روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

اسے اس حال میں دیکھ کے زوھان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

مجھے پتا ہے کچھ ہوا ہے تم مجھے نہیں بتا رہے وہ کانپتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔

تم چلو تو سہی میرے ساتھ میں بتاتا ہوں سب کچھ تمہیں۔۔۔

مرحا قرآن پاک پڑھ رہی تھی اور کلثوم بیگم اسکے پاس بیٹھی وظیفہ کر رہی تھی جبکے آفاق یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی مرحا کے پاس آئی تھی۔۔۔ کیا ہوا ہے مرحا آپی سب ٹھیک ہیں نا۔۔اسکی بات پہ مرحا رودی تھی مرحا کے رونے سے اسکی بھی آنکھوں سے آنسوؤں کا سہلاب بہ گیا تھا۔۔۔۔زونی بابا کو ہارٹ اٹیک آگیا ہے زونی دعا کرو انہے کچھ نا وہ جائے زنیرہ تو لفظ بابا کو ہارٹ اٹیک آیا پر حیران رہ گئی تھی۔۔وہ وہی ڈے سی گئی تھی۔ صبح تو وہ بلکل ٹھیک تھے نا آپی اب کیا ہو گیا انکو ہاں آنسوؤں سے اسکا چہرہ تر ہو گیا تھا۔وہ وہی بیٹھ گئی تھی زمین پہ کچھ نہیں ہوا میری جان بھائی صاحب کو کچھ نہیں ہو گا تم مت رو بس دعا کرو کلثوم بیگم اسے دلاسہ دینے لگی۔وہ انکی باتیں سن کہاں

رہی تھی۔وہ اپنا سر نفی میں ہلانے لگی تھی۔۔بابا سے بات کرنی مجھے انکو دیکھنا ہے پھوپھو مجھے انکے پاس لے چلیں نا وہ بہت کمزور لگ رہی تھی اس وقت وہ پہلی والی زنیرہ نہیں لگ رہی تھی جس کے چہرے پہ ہمیشہ شرارت بھری مسکان ہوتی تھی اتنے میں ڈاکٹر صاحب روم سے باہر نکل آئے تھے آفاق جلدی سے ڈاکٹر صاحب کی طرف بڑھ گیا تھا اور باقی سب بھی انہی کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

ایم سوری ہم انکو نہیں بچا سکے۔ہی از نو مور۔۔ (he is nomore)

ڈاکٹر کے الفاظ جب زنیرہ کے کانوں سے ٹکرائے وہ وہی زمین بوس ہو گئی تھی ۔۔۔مرحا تو زمین پہ بیٹھتی چلی گئی تھی جبکے کلثوم بیگم نے جلدی سے زنیرہ کا سر اٹھا کے اپنے گود میں رکھ لیا تھا۔۔آفاق آہستہ آہستہ چلتا ہوا مرحا کے پاس آیا تھا۔۔

آپ خود کو سمبھال لے کسی دن ہم سب نے جانا ہے اور آپ خود کو سمبھال لیں آپ سمبھال جایں گی تو زنیرہ بھی سمبھال جائے گی۔وہ کسی اور دنیا میں تھی آفاق کو وہ سن کہاں رہی تھی۔۔۔۔

عبّاس صاحب کو گئے آج تین دن ہو گئے تھے۔زنیرہ تو ہوش میں نہیں تھی۔۔۔وہ

نیند سے اچانک اٹھ کے رونا شروع کر دیتی تھی۔۔۔ان دنوں کلثوم نے مرحا اور زنیرہ کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔انکو کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

آج وہ پہلے سے بہتر فیل کر رہی تھی۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کچن میں آئی تھی جہاں کلثوم بیگم اور مرحا شام کی کھانے کی تیاری کر رہے تھے۔۔ کھانے میں کیا ہے آج مجھے بہت بھوک لگ رہی اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔اسکی بات پہ کلثوم بیگم مسکرائی تھی۔۔آج سب میری بیٹی کی پسند کا بنا ہے۔۔۔میری پیاری پھوپھو جان آئی لو یو کلثوم بیگم کے گرد اپنے بازو حائل کرتی ہوئی اس نے کہا تھا۔۔۔اسکے ایسا کرنے پہ کلثوم بیگم نے اسکے سر پہ بوسہ دیا۔۔۔

کتنی کمزور ہو گئی ہے میری بچی دیکھو کیا حال بنا رکھا ہے اپنا۔۔۔سفید چہرہ جس پہ زردی کنڈی ہوئی تھی زیادہ رونے کی وجہ سے آنکھیں سوج گئی تھی اس نے پاؤں کو چھوتا لمبا سا فراک پہنا ہوا تھا وہ بہت کمزور لگ رہی تھی۔۔۔کلثوم بیگم کی بات پہ اسکے چہرے پہ ایک اداس بھری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔

پھوپھو بابا مجھے کیوں چھوڑ کے چلے گئے انکو پتا نہیں تھا کے انکی زونی انکے بنا نہیں رہ سکتی ۔۔۔آنسو کسی آبشار کی مانند اسکے رخسار سے بہنے لگے۔۔۔۔اسے یوں روتے دیکھ

کے کلثوم اور مرحا دونوں اسکی طرف بڑھ گئے تھے۔۔

میری جان اللہ پاک اپنے پیارے بندوں کو جلدی اپنے پاس بلا لیتے ہیں بیٹا دعا کرو بھائی صاحب کے لئے یوں رونے سے وہ واپس تھوڑی آئے گے۔۔۔کلثوم بیگم کی سمجھانا پہ وہ سمبھل گئی تھی۔اپنے آنسو اپنے دوپٹے سے صاف کر کے وہ اپنی کمرے میں آگئی تھی۔۔۔۔

زونی کالج نہیں آؤ گی کیا۔۔۔۔

زنیرہ جو قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھی۔۔زوھان کی آواز پہ اس نے اپنا سر اوپر کر کے اسے دیکھا تھا۔۔نہیں مجھے آگے نہیں پڑھنا کچھ سوچنے کے بعد اس نے جواب دیا تھا۔۔اسکے جواب پہ زوھان نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔۔کیوں نہیں پڑھنا دماغ خراب ہے تمارا حد ہے ڈاکٹر بننا تمارا جنون تھا اور تم ایسے چھوڑ دو گی سب کچھ ۔۔۔ماموں جان چاہتے تھے تم ڈاکٹر بنو۔۔اور جلدی سے ریڈی ہو جاؤ میں آ رہا ہوں تمیں لینے۔۔۔زو۔۔ھان بات۔۔زنیرہ کی بات سنے بغیر وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

قرآن پاک شیلف پہ رکھ کر الماری سے اپنے لئے ڈریس نکال کے ریڈی ہونے لگی تھی

۔۔۔

لائٹ پنک کلر کی کرتی اور جینز میں بالوں کو جھوڑے میں قید کئے وہ چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔اپنا کوٹ ہاتھ میں لئے وہ کمرے سے باہر نکال آئی تھی۔۔

ناشتے کے ٹیبل پہ مرحا اسکا انتظار کر رہی تھی۔سلام کر کے وہ وہی بیٹھ گئی تھی۔مرحا نے غور سے اسکے چہرے کا جائزہ لیا تھا۔۔جہاں کیا نہیں چھپا ہوا تھا۔درد تکلیف کیا کچھ نہیں تھا وہاں۔۔۔۔وہ بہت بدل گئی تھی وہ پہلے والی زنیرہ نہیں رہی تھی جسکے چہرے پہ ہمیشہ مسکراہٹ رقص کرتی تھی۔۔وہ بہت خاموش ہو گئی تھی۔۔۔مرحا آپی میرا دل کرتا میں یہاں سے دور چلی جاؤں مجھے وحشت ہوتی ہے اس گھر سے ۔۔وہ نم لہجے میں کہہ رہی تھی اسکی آواز میں جو درد تھا مرحا نے وہ محسوس کر لیا تھا ۔زونی ہم یہاں سے کہی نہیں جا سکتے زونی اب ہمارے پاس اس گھر کے علاوہ کچھ بھی نہیں یہاں سے چلے گئے تو دربدر ہو جایں گے۔۔۔زونی خود کو اکیلی نا سمجھو میں ہوں نا اور سب سے بڑھ کے پھو پھو ہیں جو ہم دونوں سے ایک ماں سے بڑھ کے پیار کرتے ۔ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اب زیادہ نا سوچو اور جلدی سے ناشتہ کر و زوھان آتا ہو گا تمیں لینے۔۔مرحا کی بات سن کے اپنا سر جھٹک کر ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی ہو۔۔

ناشتہ کرکے اپنے ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگی ہاتھ صاف کرکے وہ مرحا کے گلے لگی مرحا کو اللہ حافظ کہے کے وہ مختار ہاؤس کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسکی جانے کے بعد اس نے اپنا سر کرسی کے پوشت پہ ٹکادیا تھا۔۔۔

اسے وہ منظر یاد آنے لگی۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب اپنے موبائل میں مصروف تھے زنیرہ کالج چلی گئی تھی۔۔۔جبکے وہ گھر کی صفائی میں مصروف تھی۔۔۔۔

مرحا بیٹا ذرا ادھر آنا میرے پاس عبّاس صاحب کے بلانے پہ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی انکے پاس آکے بیٹھ گئی تھی۔مرحا بیٹا میں آپکو آج کچھ بتانے والا ہوں بیٹا آپکو تو پتا ہے آپ میری سمجھدار بیٹی ہو جبکے زنیرہ نادان ہے بچی ہے۔بیٹا میری آج اقبال سے بات ہوئی اقبال مرحا کے ایکلوتے ماموتھے جو کراچی میں مقیم تھے اپنے فیملی کے ساتھ)اقبال کہے رہا تھا شازیب نے دوسری شادی کرلیا ہے۔۔۔۔۔شازیب کی دوسری شادی کا سن کے اسکی آنکھیں باہر نکال آیٔ تھی۔۔۔وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہی تھی۔عبّاس صاحب نے اس پہ ایک نظر ڈال کے اپنی بات پھر سے جاری رکھا تھا ۔۔۔۔جیسے کے آپکو پتا ہے بیٹا اپکی امی کی خواہش تھی آپکا نکاح شازیب سے کرنا۔۔اب

وہ دوسری شادی کر چکا ہے اب ہم کیا کر سکتے کچھ بھی نہیں نا اسی لئے ہم نے سوچا اب آپ دونوں کی رخصتی کر لینی چاہیے۔۔۔لفظ رخصتی پہ اسکا چہرہ زرد پڑھ گیا تھا عبّاس صاحب نے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ لئے تھے۔۔انہوں نے آہستہ سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا بیٹا امید کرتا ہوں آپ میرے فیصلے پہ سہی طریقے سے اترو گی۔۔۔انکی بات پہ اس نے فرمانبرداری سے سرہاں میں ملایا تھا۔۔۔۔وہ ابھی اپنا منہ کھول کے عبّاس صاحب سے کچھ کہنے والی تھی کے اسکے سیل پہ انوں نمبر سے کال آئی تھی اس نے کچھ سوچنے کے بعد کال اٹھالیا تھا ۔۔۔تم خود کو کیا سمجھتی ہو مرحا عبّاس تم نے سوچ کیسے لیا شازی اقبال تم سے شادی کر لے گا۔۔یہ بات اپنی زین سے نکال دینا مرحا عبّاس کے میں تمہیں اپنا لونگا۔۔۔وہ پیچان گئی تھی اس آواز کو اس لہجے کو وہ یک ٹک اسے سن رہی تھی اسکے منہ سے الفاظ نہیں نکال رہے تھے اسکے لب ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اسکے چہرے پہ بدلتے رنگ دیکھ لئے تھے ۔۔۔

مرحا عبّاس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں۔۔اور کال کاٹ گئی تھی۔موبائل اسکے ہاتھ سے گر کے زمین پہ چور چور ہو گیا تھا۔۔۔وہ وہی زمین

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہ بیٹھتی، چلی گئی تھی۔۔۔

اسکی بدلتی حالت دیکھ کے عبّاس صاحب. پریشانی سے اسکی طرف بڑھ گئے تھے۔کیا ہوا مرحا بابا کی جان کیا ہوا۔۔۔

بابا اس نے مجھے طلاق دے دیا بابا اس نے اپکی بیٹی کو اس عمر میں طلاق یافتہ بنا دیا وہ روتی ہوئی کہے رہی تھی۔۔۔اسکی بات پہ عبّاس صاحب نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا ۔آ۔ہ۔کی آواز پہ مرحا تیزی کی ساتھ اٹھ گئی تھی۔عبّاس صاحب کی آنکھیں بند ہو گئی تھی انکا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔۔بابا آنکھیں کھولے بابا آپ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہے ہاں وہ روتے ہوئے کہے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مرحا مرحا۔۔۔اپنا نام سن کے اس نے اپنے آنکھیں کھول دیے اور آہستہ چل کے ہال میں آگئی تھی جہاں کلثوم بیگم اسے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

ارے بیٹا کہاں تھی میں کب سے تمیں آوازیں دے رہی تھی۔۔

پھوپھو جان یہی تھی۔آپ بتائے کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتی۔۔۔

نہیں بیٹا وہ میں یہ کہنے آئ تھی شام کو آپ اور زنیرہ تیار رینا ہم آسیہ کے گھر جا رہے

ہانیہ کو زوھان کے لئے مانگنے۔انکی بات پہ مرحا کو دچکا لگا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنا سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔

اچھا میں اب چلتی ہوں گھر میں بہت سے کام بھی ہیں۔وہ وہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔

اف میرے اللہ آزمائش پہ آزمائش میں کیسے زونی کو سمبھال لونگی وہ تو کتنی پیار کرتی ہے زوھان سے اگر اسے پتا چلا وہ ٹوٹ جائے گی اب کیا کروں میں اللہ جان وہ پریشان سے اِدھر اُدھر ٹیل رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے۔۔۔

السلام علیکم مرحا آپی مرحا جو اسکے کمرے کی صفائی کرنے میں مصروف تھی اسکی آواز پہ اس نے سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔وہ آج کافی فریش لگ رہی تھی۔۔۔مرحا نے محسوس کیا تھا

وعلیکم السلام آپی کی جان۔۔۔۔

ہائے آپی آج میں تھک گئی ہوں بلکل بیڈ پہ گرتی ہوئ اس نے کہا تھا۔۔اچھا تم فریش ہو جاؤ میں تمارے لئے جوس لے کے آتی ہوں ٹھیک ہے۔۔وہ باتھروم کے اندر گھس گئی تھی۔جبکے مرحا اپنا دوپٹہ اچھے سے سر پہ اوڑتی ہوئی باہر نکل آئ تھی

۔۔۔۔وہ جب جوس ہاتھ میں پکڑے اسکے کمرے میں آئ تھی تو وہ سو رہی تھی۔وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی زنیرہ کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گئ تھی۔۔۔اسکے بالوں میں آہستہ آہستہ انگلیاں پیرنے لگی۔۔۔وہ تھوڑا سا ہلی تھی۔زونی اٹھو جوس پی لو اور کھانا کھالو۔نہیں آپی سونے دو وہ منمنائ تھی۔۔۔چلو اٹھو گڈ گرلز کی طرح رات کو جانا بھی ہے نا یار۔وہ تیزی سے اٹھی تھی۔کیا کہا آپ نے۔۔کہاں جانا ہے رات کو۔۔اچھا ادھر آؤ ذرا میرے پاس بیٹھو۔زونی میری جان تم زوھان سے پیار کرتی ہو نا۔۔مرحا کی بات پہ وہ چونک گئ تھی۔۔۔آپی آپکو کیسے پتا؟۔۔

مجھے سب پتا تو بتا یہ سچ ہے نا۔۔

ہاں آپی میں اس سے پیار کرتی ہوں مجھے پتا نہیں میں کب اسکے لئے ایسا فیل کرنے لگی۔۔۔کبھی نا کبھی ایسا لگتا وہ مجھے نا ملے میں مار جاؤ نگی۔۔۔۔۔

خدا نا کرے زونی تمیں کچھ ہو جائے ایسی فضول باتیں نا کیا کرو۔۔۔۔

تمیں پتا ہے نا زونی محبّت محسوس کرنے کو کہتے ہیں نا کے حاصل کرنے کو۔۔۔۔اور زونی زوھان ہانیہ کو پسند کرتا ہے اور آج ہانیہ کے لئے زوھان کا رشتہ مانگنے جا رہے پھو پھو والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ایک جھٹکے سے اپنا سر اوپر کیا تھا۔۔آپی آپ مذاق کر رہی ہیں نا۔۔۔

نہیں زونی میں سچ کہہ رہی ہوں یہ مذاق نہیں۔۔۔۔۔وہ اپنے آنکھوں سے آتے آنسوؤں کو روک نہیں پائی تھی۔۔۔آنسو اسکے آنکھوں سے رخسار پہ بہنے لگے تھے ۔۔۔۔۔آپی اللہ پاک مجھ سے میری عزیز چیزیں کیوں لی لیتے ہیں آپی میں ہی کیوں ۔۔۔آپی بابا ماما اور اب زوھان اللہ پاک مجھ سے میرے رشتے کیوں چین رہے ہیں ۔وہ روتی ہوئ کہے رہی تھی۔۔۔زونی اللہ پاک اپنے پیارے بندوں کو آزمائش میں ڈالتے ہیں۔۔۔آج وہ پھر سے ٹوٹ گئی تھی ٹکڑون میں بکھر گئ تھی۔۔۔۔۔مرحا نے آج اسے پھر سے بکھرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔وہ آج بھی کچھ نہیں کر پائ تھی اسکے لئے ۔وہ جو خود بکھر گئ تھی اسکے لئے کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔آخر سمجھانے کے بعد زنیرہ سمجھ گئ تھی۔۔۔مرحا اپنے کمرے میں آ گئ تھی۔۔۔۔

الماری کھول کے اسکے اندر سے اس نے کچھ تصویریں نکالی تھی۔۔۔اور ان پہ اپنی انگلیاں پیرنے لگی آہستہ آہستہ سے۔۔۔۔۔۔تصویر میں وہ اور آفاق تھے یہ انکی بچپن کی تصویر تھی۔۔۔۔۔

کتنی راتیں بیت گئ۔

کتنے دن بیت گئے

بس بیتا نہیں تو

یادوں کا وہ پل

وہ گزرا ہوا کل

بیتی نہیں تو آنکھوں کی نمی اور انکی کمی۔

اسے خود نہیں پتا تھا وہ آفاق سے کب سے محبّت کرنے لگی تھی۔اسے یاد تھا تو بس اتنا کے اسکا دل دھڑکتا ہے تو بس ایک شخص کے لئے۔۔۔۔۔

جب اسکا نکاح ہوا تھا شازیب کے ساتھ وہ بہت روئی تھی اسے ایسا لگا تھا جیسے وہ سانس نہیں لے پائی گی۔۔۔۔

اس نکاح کے بارے میں صرف.ماریا بیگم (زنیرہ اور مرحا کی امی) عبّاس اور مرحا کو علم تھا۔ماریا بیگم تو گزار چکی تھی اور اب عبّاس صاحب بھی چلے گئے تھے۔۔۔۔

پندرہ سال کی تھی وہ جب شازیب سے ملی تھی اسے تو اسکا چہرہ بھی سہی سے یاد نہیں تھا ۔۔۔۔وہ ایک بے بنیاد رشتے میں بندھے تھے جو اب ٹوٹ چکا تھا۔۔۔اسے پتا تھا آفاق

زنیرہ سے محبت کرتا ہے۔۔۔ لیکن کیا ہوا میں زونی کے لئے اپنی محبّت کی قربانی دے دونگی۔۔۔۔ جس شخص سے وہ بچپن سے محبّت کرتی تھی جسے وہ چپکے سے دیکھتی تھی۔ لیکن اس شخص نے آج تک اسے نوٹ تک نہیں کیا تھا۔ اسکی طرف ایک نگا بھی اٹھا کے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ میں ہی کیوں قربانی دیتی رہوں ہاں میں ہی کیوں ۔اس نے قرب سے اپنے آنکھیں میچ لئے تھے۔۔۔

وہ مرر کے سامنے کھڑی اپنے ایئر رنگز پہن رہی تھی۔۔۔ ایئر رنگز پہن کے اب اپنے آنکھوں میں کاجل لگانے لگی۔ اب وہ بلکل تیار کھڑی تھی۔۔ آئینے میں اپنا جائزہ لینے لگی۔۔۔

ریڈ اینڈ بلیک ڈریس جو پیچھے سے لمبا اور آگے سے چھوٹا تھا جس کے گلے پہ کام کیا ہوا تھا اور ساتھ میں چوڑیدار پاجامہ پہنی ہوئ تھی اس نے بال کھولے چھوڑے وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ اپنا دوپٹہ کندھے پہ ڈال کے وہ کمرے سے باہر نکل آئ تھی وہ جب باہر آئ تو نظر مرحا پہ ٹھہر گئ تھی۔ لائٹ پنک فراک پہنے بالوں کا جھوڑا بنا کے دوپٹہ اچھے سے سر پہ اوڑھے وہ بہت معصوم لگ رہی تھی۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئ ماشاءاللہ آپی آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی بات پہ مرحا مسکرائ تھی۔۔اتنے میں زوھان انکو بلانے آگیا تھا۔۔۔زنیرہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔وہ بہت خوش لگ رہا تھا۔۔زنیرہ نے دل ہی دل میں اسے ہمیشہ یوں خوش رہنے کی دعا دی تھی۔اپنے آنسوؤں کو کنڑول میں کرتے اس نے اپنے چہرے پہ مسکراہٹ سجالیا تھا۔وہ ایسے شو کروارہی تھی جیسے اسے کوئی فرک نہیں پڑھ رہا۔۔۔

آپی آپ لوگ تیار ہیں تو چلے۔،۔۔

جی ہم تیار ہیں چلیں۔۔۔آپی اپکی بات نہیں کررہا آپ کہاں میک اپ کرتی ہیں میں تو اس چڑیل کی بات کررہاہوں جو دس گھنٹے لگاتی ہے میک اپ کرنے میں۔۔۔

اسکی بات پہ زنیرہ نے ناگواری س اسے دیکھا تھااور تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے نکل آئ تھی۔۔۔۔اسکی اس حرکت پہ زوھان دنگ رہ گیا تھا۔۔

آپی اسکو کیا ہوا وہ سوالیہ نظروں سے مرحا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا بس اسکی طبیعت نہیں ٹھیک آج اسی لئے چپ چپ ہے۔۔۔۔

اووا چھا میں بھی سوچوں افریقہ کی ملکہ اور خاموشی اب سمجھ میں آیا مرئضہ بنی ہوئی ہے

آج کل یہ افریقہ کی ملکہ ۔۔۔اسکی بات پہ مرحا نے صرف مسکرانے پہ اکتفا کیا تھا

۔۔۔

اچھا چلیں آپی ہم لیٹ نا ہو جایں کہیں ۔۔۔ہاہاہا۔ ہائے بے چینی ہانیہ تھوڑی نا بھاگ جائے گی جو آپ اتنی جلدی میں ہیں لڑکے ۔۔ مرحا کی بات پہ وہ اپنا سر کھجانے لگا۔۔۔

کلثوم بیگم اور مرحا پیچھے بیٹھ گئے تھے ۔۔جبکے وہ آگے زوھان کے ساتھ بیٹھ گئ تھی ۔۔۔پھوپھو آفاق بھائ کیوں نہیں آرہے اس نے آفاق کی کمی کو محسوس کیا تھا۔۔۔

میری جان وہ اپنی موڈ کی مطابق چلتا ہے ۔۔جہاں دل کرے چلا جاتا اور جہاں دل نا کرے چاہے جو بھی وہ وہ وہاں نہیں جاتا۔۔۔

کلثوم بیگم کی بات پہ وہ مسکرائ تھی ۔۔۔مرحا خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی ۔۔۔کلثوم بیگم تھوڑی بہت باتیں کر لیتی پھر چپ ہو جاتی ۔۔۔زوھان گاڑی چلا رہا تھا اور ساتھ ساتھ ایک نظر اس پہ ڈال دیتا تھا۔۔۔۔۔

اللہ یہ سفر ختم نا ہو یہ لمحہ یہی ٹھہر جائے میرا اور زوھان کا ساتھ ختم نا ہو۔۔ کاش وقت

پلٹ جائے کاش ہانیہ کی جگہ میں ہوتی لیکن اکثر کاش کاش ہی رہ جاتا ہے اپنا سر اٹھا کے اس نے زوھان پہ ایک نظر ڈالی تھی۔ جو بہت خوش لگ رہا تھا کتنے خوش نصیب ہوتے جو اپنی محبّت کو پا لیتے ہیں ایک میں ہوں جو آج اپنی بچپن کی محبّت کی قربانی دے رہی ہوں وہ اپنی سوچوں کی دنیا میں گھم تھی کے اچانک گاڑی روک گئی تھی۔۔۔۔۔وہ سب آہستہ سے گاڑی سے اترنے لگے تھے۔۔۔اس نے ایک نظر چاروں طرف ڈالی تھی۔۔۔یہ ایک علیشان گھر تھا جہاں چاروں اطراف روشنی کا راج تھا اسکی نظر گارڈن پہ رکھے خوبصورت سے جھولے پہ پڑی اسکا دل کیا وہ وہی بیٹھ جائے جھولے پہ ۔۔اس نے دل ہی دل میں اس گھر کو داد دی تھی اب سب اندر کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے انکا استقبال کیا تھا۔۔۔آج آسیہ بیگم بھی اچھے موڈ میں لگ رہی تھی ۔۔۔اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کے دعا دی تھی انہونے ۔۔۔اب وہ سب وہی لیونگ روم میں بیٹھ گئے تھے۔۔۔وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ولید صاحب بھی آ گئے تھے (ہانیہ کے ابو) سب بڑے باتوں میں مصروف ہو گئے تھے جبکے وہ خاموشی سے بیٹھی سبکو دیکھ رہی تھی۔ یار کاش ردا بھی ہوتی تو میں بور نا ہوتی

آسیہ آج میں اپنے زوہان کے لئے ہانیہ کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں۔۔۔

بھابھی مجھے خوشی آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا اور ہانیہ تو اپکی ہی بیٹی ہے۔۔۔

ہم چاہتے ہیں منگنی کی رسم آج ہی کیا جائے گھر کے ہی بچے ہیں دونوں۔۔۔

بھابھی آپکو جو سہی لگے ہمیں منظور ہے آسیہ بیگم نے خوشی سے چور لہجے میں کہا تھا

۔۔۔۔

توآپ کیا کہتی ہیں بھابھی منگنی کی رسم شروع کی جائے آسیہ بیگم نے کلثوم سے پوچھا تھا

۔۔

جی جی کس بات کی دیری رسم شروع کر دیں۔۔۔

کاش بھائی صاحب بھی آج یہاں ہوتے آسیہ بیگم مختار صاحب کو یاد کر رہی تھی۔۔۔

کلثوم بیگم کے آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے۔۔۔

یار پھوپھو آپ اور امی بس بیٹھی رہتی ہیں رونے کے لئے اتنی خوشی کے موقع پہ بھی دونوں سٹارٹ ہو گئے۔۔۔۔

شریر کہی کا آسیہ بیگم کی بات پہ وہ دانت نکالنے لگا۔۔۔۔۔

اتنے میں ملازم ہانیہ کو لئے وہاں آگئی تھی۔۔۔ریڈ ساڑی جس پہ ریڈ اینڈ گولڈن سے کام کیا گیا تھا۔ بالوں کو سائیڈ پہ کئے ہوئے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔زوھان یک ٹک اسے دیکھے جارہا تھا۔۔۔اسے زوھان کے پاس ہی بیٹھادیا گیا تھا۔۔۔

زنیرہ یہ منظر دیکھ کے اندر سے کانپ گئی تھی۔۔۔۔اسکے لئے اب وہاں بیٹھنادشوار ہو گیا تھا۔۔۔مرحا نے اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ لئے تھے۔۔۔

وہ وہاں سے تیزی سے اٹھ کے باہر آگئی تھی۔۔۔

منگنی کی رسم شروع کردی گئی تھی۔۔۔زوھان نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کے انگوٹھی پہنایا تھا ۔۔۔اب ہانیہ نے بھی اسکے انگلی میں انگوٹھی پہنادی تھی۔۔۔

مبارک ہو بھابھی آسیہ کلثوم کے گلے لگی تھی۔۔۔مرحا خاموشی سے سبکو دیکھ رہی تھی۔۔۔کاش زونی میں تمارے لئے کچھ کرپاتی کاش۔۔۔اپنے آنکھوں میں آتی نمی کو وہ روکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ باہر آکے اسی جھولے پہ بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ زور زور سے رونے لگی۔۔۔میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا اللہ ہاں کیوں کیا میرے ساتھ مجھ سے میری محبّت کیوں چین لی

میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔ہاں میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا۔۔۔وہ رونے میں مصروف تھی کے کسی کی قدموں کی چاپ اسے اپنے قریب سنائی دی تھی۔۔۔۔

جلدی سے اپنے آنسو صاف کر کے اس نے اپنا سر اوپر کیا تھا ۔۔۔

تو اپنے سامنے منیب (ہانیہ کا بھائی) کو کھڑا پایا تھا۔۔

منیب دلچسپ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا .. جلدی سے اپنا دوپٹہ سہی کر کے وہ وہاں سے اٹھ رہی تھی کے منیب نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

منیب کی آنکھوں کی لالی کو دیکھ کے وہ سمجھ گئی تھی وہ نشے میں ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا ہاتھ چھوڑو تمیز نہیں آپ میں۔۔

ابھی تو ہاتھ پکڑا ہے اور تم چھوڑوانے کی بات کر رہی ہو ایسا نہیں ہو سکتا جان

ابھی جی بھر کے خود کو دیکھنے تو دو۔۔

اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھوڑوا کر اس نے ایک زناٹے دار تپھڑ منیب کو دے مارا تھا۔۔

اسکے اس افتاد پہ منیب نے اسکے دوپٹے کو پکڑ کر اسے اپنے طرف کھینچ لیا تھا۔۔۔وہ ڈائریکٹ اسکے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

تماری ہمت کیسے ہوئی مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی ہاں میں تمیں اب نہیں چھوڑوں گا وہ اسکے اوپر جھکنے والا تھا کے کسی نے اسکے منہ پہ ایک زوردار مکہ دے مارا تھا۔۔وہ نیچے گر گیا تھا۔زنیرہ اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو سمبھالے وہاں سے روتے ہوئی بھاگ گئی تھی۔۔۔زوھان نے منیب کو گریبان سے پکڑ کے اسکا سر دیوار سے مارا تھا۔۔تم نے زونی کو چونے کی ہمّت کیسے کی۔

اتنے میں سب وہاں جمع ہو گئے تھے۔۔مرحا اور کلثوم بیگم نے زوھان کو جلدی سے منیب سے دور کر دیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آسیہ بیگم جلدی سے منیب کی طرف بڑھ گئی تھی

یہ کیا کر دیا زوھان میرے بیٹے کا کیا حال کر دیا وہ روتی ہوئ کہے رہی تھی۔۔۔

اسکی ہمّت کیسے ہوئی زونی کو چھونے کی۔۔وہ واپس اسکی طرف بڑھنے لگا تھا کے زنیرہ نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا تھا۔۔

اسے چھوڑ دو زوھان پلیز چھوڑ دو۔۔۔

بھابھی کہا تھا ناان لڑکیوں کو گھر میں نا رکھو یہ دونوں بہنوں کی نظر اپکی دولت پہ تھی اور

آپکے بیٹوں پہ لیکن آپ کہاں میری سنتی ہے۔۔۔اب آسیہ بیگم زنیرہ اور مرحا پہ سارا الزام ڈالنے لگی۔۔۔

اس الزام پہ مرحا کو دچکا لگا تھا۔۔۔۔

پھو پھو یہ جھوٹ ہے اللہ گواہ ہے ہم نے آج تک ایسا کچھ سوچا ہی نہیں مرحا روتی ہوئی کہے رہی تھی۔۔۔۔

میری بچی مجھے آپ دونوں پہ یقین ہے آپ وضاحت نا دیں۔۔۔

بھابھی آپکا مطلب ہے میرا بیٹا غلط ہے اللہ میں مر کیوں نہیں گئی یہ دن دیکھنے سے پہلے میرے بھائی صاحب ہوتے آج تو میں یوں بے عزت نا ہوتی انہوں نے اپنا ڈرامہ شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

پھو پھو خدا کے لئے اپنا ڈرامہ بند کر دیں۔۔ کسی اور کی بیٹی پہ الزام لگاتے ہوئے یہ نہیں سوچا اپکی اپنی بیٹی بھی ہے۔۔۔

امی چلیں یہاں سے اب ہم اور نہیں روک سکتے یہاں۔اور ہاں میں ہانیہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا اپنی انگلی سے انگوٹھی نکال کے اس نے پینک دیا تھا اور لمبے ڈاگ برھتا

ہوا وہاں سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

زنیرہ بھی خوف کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔

مرحا اور کلثوم بیگم دونوں اسکی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔

زوھان دیکھو زونی آنکھیں نہیں کھول رہی، مرحا نے روتے ہوئے اسے بلایا تھا۔۔۔

وہ تقریباً بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔زنیرہ کو اپنی بانہوں میں اٹھا کے وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

مرحا اور کلثوم جیسے ہی گاڑی پہ بیٹھی تو اس نے زن سے گاڑی آگے بڑھا دیا تھا۔۔۔

انکے جانے کے بعد آسیہ بیگم نے رونا دھونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی وجہ سے آج بھابھی نے مجھے دھتکارا بس اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں انکے ساتھ۔۔۔

امی آپ کیا میں خود ہی برباد کر دونگا اس زنیرہ کو اسکی اتنی ہمّت اس نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تھا اپنے سر سے خون صاف کر کے وہ وہاں سے اٹھ کے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا ۔۔وہ آج بدلے کی آگ میں جل رہا تھا۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

گھر پونچھ کے اس نے زنیرہ کو اپنے کمرے میں لیٹا دیا تھا اور خود غصے سے وہاں سے نکل گیا تھا زنیرہ خوف کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔کلثوم بیگم کو اسکے کمرے میں بیچ کے وہ وہی زنیرہ کے پاس بیٹھ گئی تھی۔اسکا سر دکھ رہا تھا۔۔۔

اتنے میں رداور آفاق بھی وہاں آ گئے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا مرحا آپی زوھان بھائ غصے میں کیوں تھے۔۔۔

ردا کی بات پہ اس نے الف سے یا تک ساری کہانی اسکے گوش گزار دی تھی۔۔۔

زوھان کو منیب کا منہ توڑ دینا چاہیے تھا اسکی ہمّت کیسے ہوئی زنیرہ کو ہاتھ لگانے کی اسے میں کل دیکھتا ہوں۔۔۔

آفاق کو رہ رہ کے زوھان پہ غصہ آ رہا تھا۔۔۔

جی کافی کچھ ہو چکا ہے آج اس بات کو یہی ختم کر دینی چاہیے زیادہ بڑھانے کی ضرورت نہیں مرحا نے مدھم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

بھائ آپی سہی کہے رہی ہیں ہمیں اس معاملے کو یہی ختم کر دینا چاہیے۔۔۔۔۔

ردا نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملایا تھا۔۔۔

www.neweramagazine.com

زنیرہ پہ ایک نظر ڈال کے آفاق کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

مرحا اسکا پوشت دیکھتی رہ گئی ۔۔۔۔

آپی مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جارہی ہوں۔۔۔۔

ردا میں بھی آؤنگی تمارے ساتھ سونے زونی مجھے یہاں اس کمرے میں نیند نہیں آتی ۔مرحا کی بات پہ ردا نے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔وہ دونوں کمرے سے نکل گئے تھے جبکے زنیرہ نیند کی زیر اثر تھی۔۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے جب وہ گھر پونچھا تھا وہ یہاں سے غصے سے نکلا تھا۔۔اسے پتا نہیں کیا ہو گیا تھا اچانک وہ باہر ضروری کال کرنے کے لئے نکلا تھا اچانک اسکی نظر منیب پہ پڑھ گیا تھا جو زنیرہ کے ساتھ زبردستی کر رہا تھا۔۔اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا اسے کیوں برا لگا تھا منیب کا زنیرہ کو تنگ کرنا۔۔وہ غصے میں تھا وہ مزمل کے گھر گیا تھا جو کے اسکے بچپن کا دوست تھا۔۔۔جب رات بہت ہوئی وہ واپس گھر آگیا تھا۔۔۔

ہر طرف خاموشی کا راج تھا آہستہ آہستہ سیڑیاں عبور کر کے وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا ۔کمرے کی لائٹس وف تھی۔۔وہ کافی تھک چکا تھا اسی لئے بغیر لائٹس ون کئے وہ

بیڈ پہ ترچی وہ کے لیٹ گیا تھا کے اچانک اس نے اپنے قریب کسی کا لمس محسوس کیا تھا ۔غیر ارادی طور پہ اس نے اپنے ہاتھ آگے بڑھایا تو اسکا ہاتھ کسی کے چہرے کے ساتھ ٹچ ہو گیا تھا وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ بے خبر آرام سے بلینکٹ میں سو رہی تھی۔اسکے چہرے پہ زمانے بھر کی تھکن تھی۔۔۔۔وہ سوتی ہوئی بہت معصوم لگ رہی تھی اس معصوم چہرے پہ کتنی اذیت تھی زوھان کے دل کو کچھ ہوا تھا اسے اس حالت میں دیکھ کے ۔۔۔۔وہ یک ٹک اسے ہی دیکھے جا رہا تھا زوھان کی نظریں اسکے شہابی چہرے سے ہٹ کے اسکے صراحی دار گردن پہ ٹھہر سی گئی تھی جس پہ کالے رنگ کا تل تھا۔۔اسے لگ رہا تھا وہ کوئی حسین خواب دیکھ رہا ہے۔۔وہ وہی اسکے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔۔زنیرہ کے چہرے پہ چند آوارہ لٹے بکھرے ہوئے تھے۔۔زوھان نے ہاتھ بڑھا کے ان لٹو کو اسکے کان کے پیچھے کیا تھا۔وہ تھوڑا کسمسائی تھی۔۔۔زوھان اپنے جذبات پہ قابو پاتے ہوئے وہاں سے اٹھ کے باہر آگیا تھا۔۔۔

اففف مجھے کیا ہو رہا ہے میں اسکی طرف کیوں بڑھ رہا ہوں۔میں کیوں خود پہ قابو نہیں پا رہا ہوں۔۔۔۔وہ وہی لیونگ روم میں صوفے پہ لیٹ گیا تھا۔۔زنیرہ کے بارے

میں سوچتے وہ کب نیند کے آغوش میں چلا گیا اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

فجر کی اذان پہ اسکی آنکھ کھولی تھی خود کو زوھان کی کمرے میں پا کے وہ حیران رہ گئی تھی اپنے ارد گرد نگاڈالی تو خود کو تنہا پایا کمرے میں۔رات کا منظر پل بھر کے لئے اسکے نظروں کے سامنے آگئی تھی۔آنسو کا ایک قطرہ اسکے گالوں سے بہ کے اسکے گردن میں جذب ہو گیا تھا۔۔آہستہ سے اٹھ کے باتھروم میں گھس گئی تھی وضو کرکے وہ نماز پڑھنے لگی۔۔۔نماز سے فارغ ہو کے اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔یااللہ

میں کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی

مگر میرا اپنے دل پہ بھی اختیار نہیں

مگر آپ تو جانتے ہیں سب آپ کوئی راستہ دکھایئے۔میرے مولا مجھے میری محبّت دلا دے میرے مولا اسے میرا محرم بنادے۔اللہ اسکے دل میں میری محبّت ڈال دیں امین کہ کے اس نے نمازی تہ کر کے وہی پہ رکھ دیا تھا اور اپنا دوپٹہ اپنے سر پہ اوڑھ کے باہر نکل آئی تھی کمرے سے۔۔

زوھان کو لیونگ روم میں صوفے پہ سوتے دیکھ کے وہ وہی ٹھٹکھ گئی تھی۔۔

اسکے بال ماتھے پہ بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے۔۔اور آنکھیں سرخ پڑھ گئی تھی رات بھر جاگنے کی وجہ سے۔۔۔کمرے سے بلینکٹ لا کے اس نے آہستہ سے اسکے اوپر ڈال دیا تھا۔۔خود کچن میں آگئی تھی۔اپنے لئے چائے بنا کے کپ ہاتھ میں لئے وہ باہر آگئی تھی۔۔آفاق بھی گارڈن میں بیٹھے نیوز پیپر پڑھ رہا تھا۔وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکے پاس بیٹھ گئی تھی۔آفاق نے سر اوپر کر کے اسے دیکھا تھا۔۔ارے آپ جلدی اٹھ گئیں آج خیر ہے آفاق نے خوشگوار لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

جی میں اکثر جلدی اٹھتی ہوں۔۔اس نے عام سے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔اور سناؤ آج کل کیا چل رہا ہے نیوز پیپر کو تہ کرتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس وہی ڈیلی روٹین۔۔۔۔۔

آگے کا کیا سوچا ہے آپ نے اسے خاموش دیکھ کے آفاق نے ایک اور سوال کر دیا تھا

۔۔

مطلب ؟آگے سے آپکا کیا مطلب ہے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی وہ۔۔

میرا مطلب آپ کیا کرنا چاہتی ہیں آگے اس دن آپ نے زوھان سے کہا تھا نا کے آپ اگے نہیں پڑھو گی سو مجھے لگا کچھ اور ہی کرو گی ڈاکٹری چھوڑ دو گی ۔۔۔

آپکو کیسے پتا میں نے یہ اس سے کہا اس نے حیرانگی کے ساتھ پوچھا تھا۔۔۔

وہ مجھے اسی نے بتایا تھا۔۔۔۔

اوو اچھا۔۔۔۔

جی ہاں تو اب باتیں اب آپکا کیا ارادہ ہے۔۔

آفاق بھائی انشاءاللہ اب تو ڈاکٹر ہی بنو گی یہاں تک آئی ہوں تو آگے بھی محنت کرونگی کیوں کے بابا چاہتے تھے نا سو اب چھوڑ نہیں سکتی ۔ کیا آپ مجھے صرف آفاق کہے سکتی ہیں۔ ہم بیسٹ فرینڈز بن سکتے ہیں کیا ۔۔۔

آفاق کی بات پہ وہ ذرا چونک گئی تھی۔ وہ پیچلے کہی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی آفاق کا رویہ۔۔ لیکن اس نے اپنا وہم سمجھ کے جھٹک دیا تھا۔۔۔ لیکن آج آفاق کی لہجے میں کچھ تھا جو اس نے محسوس کیا تھا۔۔۔

نہیں آپ میرے لئے بھائی ہی ہیں سو میں آپکو بھائی ہی کہو گی یہ کہے کے اپنا کپ ہاتھ

میں لے کے وہاں سے اٹھ گئی تھی وہ آفاق کے چہرے کے تاثرات نوٹ کئے بغیر

زنیرہ عبّاس تم دن بادن مغرور ہوتی جارہی ہو۔۔آفاق مختار جسکی خواہش ہر لڑکی نے کی آج وہ تماری خواہش کررہاہے تو تم اسے جھٹلا رہی ہو۔۔۔۔۔میں تمیں حاصل کرکے رہونگاچاہے جو بھی کرناہو میں کرلونگا اس نے غصے سے ٹیبل کو لات مار کے دور پھینک دیا تھااور خود اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں آکے اس نے کسی کو کال ملایا تھا۔۔۔۔

پہلی رنگ پہ کال اٹھالیا گیا تھا۔۔۔

فاروق میں تمیں ایک لڑکی کی تصویر سینڈ کررہاہوں۔۔مجھے آج کی آج یہ لڑکی چاہے سمجھے کسی کو کچھ بھی پتا نہیں چلنا چاہے یادرکھنا ورنہ تم اپنا عشر دیکھنا اپنی بات مکمل کرکے اس نے کال کاٹ دیا تھا اب اپنے چہرے پہ مسکراہٹ سجائے وہ اپنی موبائل میں ایک فولڈر کھول کے ایک تصویر کو زوم کرکے دیکھنے لگا اب اس تصویر پہ اپنی انگلیاں پھیرنے لگا۔۔موبائل کو اپنے سینے سے لگا کے وہ بیڈ پہ لیٹ گیا تھا بہت جلد تم میرے پاس آؤ گی میں تمیں اپنے سینے سے لگا کے رکھو گا کبھی خود سے دور

www.neweramagazine.com

جانے نہیں دونگا وہ من ہی من میں اس سے مخاطب ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

زونی تم چلو گی میرے ساتھ بازار کچھ ضروری چیزیں لینی تھی مجھے۔۔۔۔وہ جو اپنے موبائل کے ساتھ مصروف تھی مرحا کی بات سن کے اپنا سر ہاں میں ہلانے لگی۔۔۔

تو چلو جلدی سے اپنا عبایا پہن لو۔۔۔۔۔

موبائل سائیڈ پہ رکھ کے الماری سے اپنا عبایا نکالنے لگی وہ۔عبایا نکال کے اس نے جلدی سے پہن لیا تھا اپنا منہ سہی سے چھپا کے وہ مرحا کی ساتھ بازار چل دی تھی ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرحا نے اپنی ضرورت کی ساری چیزیں لے لی تھی۔۔۔۔۔۔

آپی مجھے بھوک لگی چلو نا کچھ کھا لیتے ہیں۔۔۔۔

اچھا چلو کہی سے کچھ کھا لیں گے پھر میں زوھان کو فون کر دو نگی آتے وقت وہ ہمیں بھی یہی سے پک کر لے گا۔۔

وہ دونوں پیدل چل رہی تھی۔۔۔

آپی مجھے ایسا محسوس ہو رہا کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے وہ ڈرتی ہوئی مرحا سے کہے رہی تھی

--

تم پاگل ہو یہ تمارا وہم ہے ایسا کچھ نہیں مرحا کی بات پہ بھی اس کے دل کو تسلی نہیں ہوئی تھی وہ بار بار پلٹ کے پیچھے دیکھ لیتی۔

جب ریسٹورنٹ قریب آیا تھا تو وہ پہلے سے اندر چلی گئی تھی جبکے مرحا باہر کھڑی زوھان کو کال ملا رہی تھی کے اچانک کسی نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا اور وہ وہی ہوش سے بیگانی ہو گئی تھی۔۔۔

یہ مرحا آپی کدھر گئی جب مرحا نے زیادہ لیٹ کیا تو وہ پریشان ہو گئی۔۔

وہ اسے ڈھونڈنے باہر آ گئی تھی اسے مرحا کہی بھی نظر نہیں آئ ۔۔۔۔اس نے ہر جگہ اسے دیکھ لیا تھا وہ ملی نہیں تھی آخر تھک ہار کے اس نے زوھان کو کال ملا دیا تھا

اسکا بھی نمبر بند جا رہا تھا اب بیچ سڑک اپنا سر پکڑ کے وہ بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

جب اسکی آنکھ کھولی تو خود کو کسی بند کمرے میں پایا۔۔۔۔

اپنی ارد گرد نگاڈالی تو وہاں کچھ بھی دیکھائ نہیں دیا۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ پیر باندھے ہوئے تھے۔۔۔اتنے میں ایک لمبا چوڑا سا آدمی دروازے سے انٹر ہوا تھا۔۔۔

آپ مجھے یہاں کیوں لے کے آئے ہیں خدا کے لئے مجھے چھوڑ دیں وہ فریاد کرنے لگی اسکی بات پہ اس آدمی نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔

محترمہ زیادہ زبان نا چلاؤ اور خاموشی سے بیٹھو۔۔ورنہ تمہارا وہ حال کردونگا کے پوری زندگی یاد رکھو گے۔۔۔اس آدمی کے لہجے میں کچھ تھا کے وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی ۔۔۔میں نے آپکا کیا بگاڑا آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کررہے ہے۔۔۔

میں نے کہا نا چپ اس آدمی نے انگلی اٹھا کے اسے چپ کروایا تھا اب کی بار وہ کچھ بولی نہیں تھی

اس پہ ایک نظر ڈال کے وہ آدمی کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

اس نے اپنی آنکھیں قرب سے میچ لی تھی۔۔زنیرہ کا عکس اسکے آنکھوں کے سامنے آ گئی تھی۔۔۔

میرے اللہ میری زونی کی حفاظت کرنا۔۔۔میرے اللہ مجھے نہیں پتا میرے ساتھ

کیاہورہالیکن آپ سب جانتے میرے مہربان میری عزت کی حفاظت کرنا مجھے میرے اپنوں کی نظروں میں گرنے نہیں دینا۔۔وہ تنہائی میں اپنے اللہ سے مخاطب تھی۔۔۔۔آنسوؤں سے اسکا چہرہ تر ہو گیا تھا۔۔۔

دوسرے کمرے سے کچھ آوازیں آنے لگی تھی۔۔۔

جی سر وہ لڑکی ہمارے قید میں ہے بلکل ٹھیک ہے جیسا آپ نے کہا بلکل کام ویسے ہی کیا ہے ہم نے۔۔۔

سامنے والے نے کچھ کہا تھا جس پہ وہ آدمی مسکرایا تھا۔۔

اب وہ آدمی اپنے ہاتھ میں کچھ پیپرز لئے جس کمرے میں وہ تھی اس کمرے کی طرف بڑھنے لگے تھے۔۔۔

خوف کی وجہ سے وہ سیمٹ کے بیٹھی تھی۔۔۔

دروازے کو لات مار کے اس آدمی نے کھولا تھا اور پیپرز اسکی طرف پھینک دیے تھے ۔۔۔

ان پہ سائن کرو جلدی سے ....

یہ کس چیز کی پیپرز ہیں میں ان پہ سائن نہیں کرونگی ۔۔اسکے لب اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔کپکپا رہی تھیں۔۔۔۔

میں نے کہا نا سائن کرو ورنہ تمیں مار کے لاش یہی پینک دونگا۔۔۔۔۔

اس نے پیپرز اٹھا کے ان پہ سائن کر دیا تھا اسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔۔

آنسوؤں سے اسکا چہرہ بھیگ گیا تھا۔۔۔

آدمی نے پیپرز اسکے ہاتھ سے لے لئے تھے اور خود کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

زندگی اسکے ساتھ کیا کھیل رہی تھی اسے پتا نہیں تھا۔۔۔مغرب کی اذان ہو رہی تھی ۔۔۔وہ خاموشی سے اذان سن رہی تھی۔جب اذان ختم ہوئی تو اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔

میرے اللہ میں بہت مجبور ہوں تنہا ہوں میرا تیرے سوا کوئی نہیں۔میرے رحمان میری عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔مجھے نہیں پتا میرے ساتھ کیا ہو رہا میں سب آپ پہ چھوڑ رہی ہوں اور خود درمیان سے نکل رہی ہوں۔تو سب جانتا ہے۔میرے مالک میرا دامن داغ دار ہونے نا دینا۔۔۔۔اب وہ ہچکیوں میں رونے لگی تھی۔۔۔

ہمّت کر کے وہ گھر آگئی تھی۔۔۔کلثوم بیگم جو کچن سے نکل رہی تھی۔زنیرہ پہ نظر پڑتی ہی وہ اسکی طرف آ گی تھی۔۔۔پھوپھو مرحا آپی نہیں مل رہی وہ اچانک غائب ہو گئی وہ نہیں ملی میں نے کافی ڈھونڈا انکو وہ روتے ہوئے کہے رہی تھی۔۔۔

یہ تم کیا کہے رہی ہو میری جان مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا۔۔اچھا تم ادھر آؤ بیٹھو ۔اسے پکڑ کے کلثوم بیگم نے صوفے پہ بیٹھادیا تھا۔۔۔۔

خود کیچن میں جا کے اسکے لئے گلاس میں پانی ڈال کے لائی تھی۔۔۔۔

یہ لو پانی پی لو گلاس اسے پکڑا کے خود اسکے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اب مجھے بتاؤ کیا ہوا تم رو کیوں رہی۔۔۔

جو کچھ ہوا تھا اس نے سب کلثوم کے گوش گزار دیا تھا۔۔۔

وفف خدا میری بچی کی حفاظت کرنا۔۔تم بیٹھو میں زوھان کو بلا کے لاتی ہوں ۔۔۔اسے بیٹھا کے وہ خود سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

آفاق جو ابھی باہر سے آرہا تھا زنیرہ کو لیونگ روم میں بیٹھی دیکھ کے وہ وہی ٹھٹکھ گیا تھا ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ یہاں کیا کر رہی اور اگر یہ یہاں ہے تو وہ کون تھی جس نے نکاح کے پیپرز پہ سائن کئے تھے۔۔۔مرحا کا خیال آتے ہی وہ تیزی کے ساتھ وہی سے پلٹ گیا تھا۔۔۔۔

جلدی سے کسی کو کال ملانے لگا دوسری طرف سے اسی ٹائم کال اٹھالیا گیا تھا۔۔۔۔

فاروق تم نے یہ کیا کر دیا۔۔۔تم نے غلط لڑکی اٹھالیا میں تمیں چھوڑوں گا نہیں اور جو لڑکی تم لوگوں کے پاس ہے جلدی سے اسکو گھر چھوڑ دو۔۔۔کال کاٹ کے اس نے موبائل زور سے زمین پہ مار دیا تھا جسکے کہی ٹکڑے ہو گئے تھے۔۔۔

اپنا ہاتھ گاڑی کے شیشے پہ زور سے مار دیا تھا اس نے۔۔۔ہر طرف خون کی بارش ہو گئی تھی۔۔۔میں کیسے ہار گیا میں نے کیا کر دیا مجھے تو زونی چاہے تھا لیکن مرحا کیوں آ گئی بیچ میں اب میں تمیں برباد کر دونگا مرحا تم۔ہمارے بیچ آئی تھی نا تمیں اب میں سکون سے جینے نہیں دونگا تماری راتوں کی نیند اڑا دونگا میں۔۔۔خود سے وعدہ کرتا ہوا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور زن سے گاڑی آگے بڑھا دیا تھا۔۔۔۔

چلو جلدی سے اٹھو۔۔۔اسکی آنکھ ابھی لگ گئی تھی کے کسی نے اسے اٹھا دیا تھا۔۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہی چلو اٹھو تماری آزادی کا حکم آ گیا۔۔۔

لفظ آزادی پہ اسکے چہرے پہ درد کے آثار دیکھائے دیے۔۔۔میں سبکو کیا جواب دونگی ۔۔۔پھوپھو زونی سب میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہونگے۔۔اسکے دل میں عجیب سے وہم آنے لگے تھے۔لیکن اس نے سب اللہ پہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔اپنا دوپٹہ سیدھا کرکے وہ اٹھ گئی تھی۔۔وہ آدمی آگے تھا اور وہ اسکے پیچھے پیچھے۔۔۔

گاڑی مختار ہاؤس کے سامنے رکھ گئی تھی اسے اتار کے گاڑی زن سے بھاگا دیا گیا تھا۔وہ ڈرتی ہوئی آگے بڑھی تھی اسکے دھڑکنیں تیز ہو گئی تھی۔۔۔اسکے ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی گھر کے اندر آئی تھی ہر طرف خاموشی کا راج تھا وہ لیونگ روم میں آئی تو زنیرہ کو اپنا سر دونوں ہاتھوں میں دے کے روتے دیکھ کے اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔اسکے لبوں نے حرکت کرنا چھوڑ دیا تھا۔تھوڑی دیر تک وہ وہی کھڑی رہی آخر کار ہمّت کرکے اس نے زنیرہ کو پکارا تھا۔۔۔

زونی۔۔۔۔اسکے پکارنے پہ زنیرہ نے اپنا سر اوپر کرکے اسے دیکھا تھا۔۔۔

زنیرہ کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آرہا تھا۔۔

آپی وہ بھاگتی ہوئی اسکے گلے لگی تھی مرحا نے زور سے اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔

۔۔۔

آپی آپ کہاں گئی تھی آپکو پتاسب آپکے لئے کتنے پریشان تھے مجھے لگا میں نے آپکو ہمیشہ کے لئے کھو دیا۔۔۔

میری جان میں کسی کام سے گئی تھی آپکو بتانا بھول گئی تھی وہ زنیرہ کا سر سلانے لگی ۔۔۔۔

زنیرہ اس سے الگ ہو گئی تھی۔۔۔

آپی پلیز مجھے چھوڑ کے کہی نہیں جانا میں مر جاؤنگی آپکی بغیر مرحا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لئے وہ کہے رہی تھی۔۔۔

کہی نہیں جاؤنگی پاگل۔۔۔

اب رونا بند کرو اسکے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کر کے اس نے زنیرہ کے ہاتھ چومے تھے۔

ارے شکر ہے آپی آپ آگئی کہاں گئی تھی آپ اس زونی نے رو رو کے اپنا برا حال کر دیا تھا۔۔۔۔

زوھان بھی وہاں آگیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی ضروری کام سے گئی تھی میں۔۔ایم سوری آپ لوگوں کو میری وجہ سے پریشان ہونا پڑھا۔۔۔۔

ارے سوری والی کیا بات بس آپ آگئی یہی کافی۔۔۔

اچھا آپی میں ذرا باہر جارہا ہوں تو زونی کو بھی ساتھ لے کے جارہا ہوں اگر اپکی اجازت ہو تو لے کے جاسکتا ہوں نا۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں جاؤ تم دونوں میں بھی گھر جارہی کچھ کام ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن کہاں جارہے ہم۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں جلدی سے چلو میرے ساتھ ہم لیٹ ہورہے۔۔۔۔

تقریباً اسکا ہاتھ کھینچتے ہوئے وہ اسے باہر گاڑی تک لے کے آیا تھا۔۔۔

زوھان کیا کررہے ہو ہاتھ چھوڑو میرا اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچ کے وہ دور کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

ارے اب یہ ہاتھ عمر بھر کے لئے تھامنا ہے تم ابھی چھوڑنے کی بات کررہی ہو اس نے گمبھیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اسکے لہجے میں کچھ تھا جو زنیرہ نے محسوس کیا تھا۔۔۔

ارے مذاق کر رہا ہوں اب ایسے نا دیکھو مجھ معصوم کو ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

تم سدھر نامت اوکے زنیرہ نے اسے گھورے سے نوازا تھا۔۔۔

چلو ابھی ٹائم ہے بعد میں تم سدھار دینا مجھے لیکن اب خدا کے لئے چلو میرے ساتھ

۔۔۔۔

گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کے وہ اندر بیٹھ گئی تھی۔زوھان نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سمبھال لیا تھا۔۔۔

زوھان نے گاڑی جناح روڈ کی طرف ڈال دیا تھا ہر طرف گاڑیوں کا شور تھا۔پورا شہر روشنیوں میں ڈوبا ہوا تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی وہ باہر کے منظر میں گھوم تھی جبکے زوھان اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

اتنے میں زوھان نے سونگ پلے کر دیا تھا۔۔

گانے کی بول جیسے ہی اسکی کان میں گونجی اس نے اپنی نظریں ایک جھٹکے سے باہر کی منظر سے ہٹا کے زوھان کی طرف ڈال دیے تھے۔۔۔دونوں کی نظریں ایک

دوسرے سے جاملی تھی۔۔زنیرہ کواپنی دھڑکنیں بے قابو ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔

میرے دل میں تیری دھڑکنیں تھی

مجھ کونا آئ نظر

تیرا عشق مجھ میں سانس لے رہا تھا

مجھ کو ہوئی ناخبر

میرے علاوہ جان گئے سب

مجھ پہ تو کنا مر دا ہے

مجھے کیسے پتا نا چلا

تو مینو پیار کر دا ہے

گانے کے بول اسکے دل کو چھو رہے تھے

اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ بول اسی کے لئے ہیں۔۔۔۔

وہ اسکی نظروں میں چند سیکنڈ اور دیکھتی تو پاگل ہو جاتی اس نے جلدی سے اپنی

نظروں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔اب صرف خاموشی تھی۔۔۔

مجھے کیسے پتا نا چلا

تو میرا ہی انتظار کر دا ہے

اب اس سے کنٹرول نہیں ہوا تھا اس نے جلدی سے ہاتھ آگے بڑھا کے سونگ بند کر دیا تھا۔۔۔

ارے بند کیوں کیا اچھا تو تھا زوھان نے منہ بگاڑ کے کہا تھا۔۔۔۔

وہ میرے سر میں درد ہو رہا اسی لئے بند کیا اس نے جھوٹ بول دیا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بند ہی کر دو۔۔۔

زونی ویسے تو نے کبھی کسی سے محبّت کی ہے کیا۔۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے خیر ہے نا آج طبیت ٹھیک ہے اپکی اس نے کھوجتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

ہاں یار ایسے ہی ایک سوال پوچھا اگر تجھے جواب نہیں دینا تو نا دو مجھے کیا۔زوھان کی بات پہ اسکے چہرے پہ ایک زخمی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔

نہیں میں اور محبّت نونیور اتنا فضول ٹائم نہیں میرے پاس اس نے آسانی سے جھوٹ بول دیا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں سب دیکھ رہا تھا ۔۔۔

تمارے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تم جھوٹ بول رہی بٹ اٹس اوکے تم نہیں بتانا چاہتی میں تمیں فورس نہیں کرونگا۔۔۔۔

وفف یار اب یہ ٹوپک چینج کر میرے سر میں پہلے سے درد ہو رہا اس نے چڑ کے کہا تھا ۔۔۔۔

ویسے ہم کہاں جا رہے ہے یہ تو بتاؤ۔۔۔

کہی نہیں جا رہے بس دل لونگ ڈرائیو کا کیا تو تمیں ساتھ لے کے آگیا ۔۔۔۔

تم مجھے ان سڑکوں پہ آوارہ گردی کرنے کیلیئے لے کے آئے تھے اریو سیر یس وہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں تو اس میں تمارا کیا جا رہا آرام سے تو بیٹھی ہو اس نے لاپرواہی سے کہا تھا۔۔۔

چلو جلدی سے گھر کا راستہ پکڑو بہت ہو گیا لونگ ڈرائیو مجھے لگا کہی آئسکریم کھلانے لے کے جا رہا بٹ میں بھول گئی تھی تم ٹھہرے کنجوس۔۔۔۔

مس ڈرامہ لے چلوں گا تمہیں صبر تو کر۔۔۔۔

یونوز نیرہ عبّاس سب کچھ کر سکتی سوائے صبر کے۔۔۔

اچھا صبر نہیں کر سکتی کیا؟اس نے ایسے پوچھا جیسے کہے رہاہو بلکل جھوٹ بول رہی

۔۔۔۔

ہاں نہیں کر سکتی۔۔۔۔

چلو تمہیں آج ہوٹ اینڈ چلی کی مزیدار بر گر کھلاتا ہوں۔۔۔۔۔اور ساتھ میں

آئسکریم بھی یہ کہتے ہی اس نے گاڑی ہوٹ اینڈ چلی کے سامنے روک دیا تھا اور وہ اتر

کے اندر کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

کلثوم بیگم نے اپنے الماری سے البم نکالی تھی۔۔البم ہاتھ میں لئے وہ آہستہ آہستہ چلتی

ہوئی بیڈ تک آئی تھی۔بیڈ پہ بیٹھ کے انہوں نے البم اپنے سامنے رکھ دیا تھااب البم کھول

کے وہ تصویریں دیکھنے لگی۔۔۔وہ انکی شادی کی البم تھی انہوں نے ایک تصویر کھولی اور

اس پہ اپنی انگلیاں پھیرنے لگی۔۔انکی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔وہ تصویریں دیکھنے میں

مصروف تھیں کے چڑ۔۔۔ڑ۔۔۔ڑ کی آواز کے ساتھ کمرے کادروازہ کھلا تھا۔۔

انہوں نے سر اوپر کر کے دیکھاتوآفاق کو دیکھ کے جلدی سے اپنے آنسو صاف کرنے لگیں۔۔

آفاق سیدھاچل کے انکی پاس آیا تھااپنا سر انکے گود پہ رکھ کے وہ لیٹ گیا تھا۔۔۔

آفاق کی اس حرکت پہ کلثوم بیگم کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

اپنی انگلیوں سے آفاق کا سر سلانے لگیں وہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما آپ سے آج کچھ مانگنے آیا ہوں آپ منع نہیں کرینگی نا مجھے۔۔۔۔

کلثوم بیگم پل بھر کے لئے سوچ میں پڑھ گئی تھی۔۔جی ماما کی جان آپ مانگ لیں میں آپکو منع نہیں کرونگی کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے جواب دیا تھا۔۔۔

میں مرحا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں وہ بھی سادگی سے۔۔۔۔

آفاق سب ٹھیک ہے نا اتنی جلدی میں اتنا بڑا فیصلہ کر لیا آپ نے انہوں نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

بس امی مجھے مرحا چاہے اور آپ ہی مجھے لا کے دینگی وہ ایسے ضد کر رہا تھا جیسے کوئی بچا

کھلونے کے لئے کرتا ہے۔۔۔۔۔

او کے بیٹا میں بات کرتی ہوں مرحا سے آخری فیصلہ اسی کی ہو گی۔۔۔۔

میری پیاری امی جان انکے ہاتھوں پہ بوسہ دیتے ہوئے اس نے خوشی سے چور لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ نہا کے باتھروم سے باہر نکلی تھی اسکے گیلے بال اسکے پوشت پہ بکھرے ہوئے تھے ۔۔وائٹ سادہ سے شلوار قمیض میں وہ بہت پر کشش لگ رہی تھی۔۔

وہ آئینے کے سامنے بیٹھ کے اپنا عکس آئینے میں دیکھنے لگی۔زیادہ رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں سرخ پڑھ گئی تھی ۔۔۔وہ آئینے کے سامنے سے اٹھ کے بیڈ پہ لیٹ گئی۔چادر سر تک تان لی تھی اس نے۔وہ آج کا منظر یاد کرنے لگی۔پل بھر میں اسکے ساتھ کتنا کچھ ہو گیا تھا لیکن وہ پھر بھی خاموش تھی .پھر بھی وہ صبر کر رہی تھی کیوں کے اس نے سب اللہ پہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔اسکی ذات کے کہی حصّے ہو چکے تھے وہ ٹوٹ کے بکھر چکی تھی۔۔۔۔اندر سے وہ ختم ہو گئی تھی۔۔۔

پتا نہیں وہ کون تھا جس نے مجھے اغوا کیا اور پیپرز سائن کروائے پتا نہیں کسی کو مجھ سے کیا

دشمنی اسکے دماغ میں بہت سے سوچوں کا انبار تھا فلحال وہ بہت تھک چکی تھی سارے سوچوں کو جھٹک کے وہ سونے لگی تھی کے کسی نے زور سے اسکے روم کا دروازہ کھولا تھا وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھ گئی تھی سامنے والے کو دیکھ کے اسکی سانسیں اٹک گئی تھی۔۔

دروازہ لاک کر کے وہ اسکی طرف بڑھنے لگا آ۔ہ۔۔آ۔۔۔پ یہاں کیا کر رہے آفاق کو اپنی طرف آتے دیکھ کے خوف کی وجہ سے اسکی زبان لڑکھڑئ تھی آفاق کی نظریں اسی پہ تھی اور وہ اسکی نظروں کی تپش کو برداشت نہیں کر پائی تھی اسی لئے اس نے اپنا رخ موڑ دیا تھا۔۔۔۔

آفاق نے بڑے ہی جارحانہ انداز میں اسکا بازو تھامے ایک جھٹکے سے اسکا رخ اپنی سمیت موڑا تھا کے اسکے بال کسی آبشار کی مانند اسکے کمر پہ بکھرتے چلے گئے تھے ۔۔۔مرحا اسکے اس حرکت کے لئے قطعی طور پر تیار نہیں تھی اور بری طرح سے اسکے سینے سے جا لگی تھی۔۔

مرحا کو اپنی دھڑکن روکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے اپنی سانسوں کی آواز تک سن سکتے تھے

م۔۔مجھے چھوڑدے آفاق وہ لڑکھڑتی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔۔۔

مرحا عبّاس اب ساری زندگی تمیں چھوڑوں گا نہیں آفاق نے اسکے کان کے قریب دھیمی سرگوشی کیا تھا۔۔۔

اسکی پلکیں جھک گئی تھی اسکے اس سرگوشی پہ۔۔اسکے آنکھوں میں کیا نہیں تھا جنوں تھا اس نے آج پہلی بار آفاق کا یہ پہلو دیکھا تھا ورنہ آفاق نے اسے کبھی نفرت سے بھی مخطاب نہیں کیا تھا محبّت اپنی جگہ۔۔۔اپنے ہونٹ اسکے کانوں کے قریب لا کے وہ اس سے کچھ کہنے لگا مرحا کل امی تمارا رشتہ مانگنی آئینگی میرے لئے امید ہے تم منع نہیں کروں گی۔۔۔ اسکے اس سرگوشی سے مرحا کی کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی تھی۔

مرحا کو اپنی کانوں پہ یقین نہیں آیا تھا اللہ پاک نے اسکی دعا سن لی تھی وہ شخص جسکو اس نے تحجد میں مانگا تھا آج وہ خود آیا تھا۔۔۔

مرحا پہ ایک نظر ڈال کے وہ مسکرایا تھا۔اسے چھوڑ کے وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

کام ہو گیا میر امر حاب اپنی بربادی پہ ماتم کرتی رہنا تم شاطیرانہ مسکراہٹ اپنے چہرے پہ سجا کے وہ اپنے کمرے میں سونے چلا گیا تھا۔۔۔

مرحا ابھی تک اسکی سیر سے نکلی نہیں تھی۔۔۔وہ اپنی بحال ہوتی سانسوں پہ قابو پاتی ہوئ اپنے بیڈ پہ لیٹی تھی وہ آفاق کے بارے میں سوچنے لگی وہ اسکے بارے میں سوچتی کب نیند کی آغوش میں چلی گئ تھی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

رات کے دو بجے زنیرہ اور زوھان گھر آئے تھے ہر طرف خاموشی کا راج تھا سب سوئے ہوئے تھے۔۔۔

زوھان اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا اسکا کمرہ اوپر تھا۔ جبکے عبّاس صاحب کے جانے کے بعد مرحا اور زنیرہ یہی مختار ہاؤس میں شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔

ان دونوں کا کمرہ نیچے ہی تھا۔۔

وہ جیسے ہی روم میں انٹر ہوئی تو دیکھا مرحا پر سکون نیند سو رہی تھی اس نے مرحا کے اوپر کمبل اچھے سے ڈال دیا تھا اس پہ ایک نظر ڈال کے خود الماری کے پاس آ کھڑی ہو گئ تھی۔

الماری سے اپنی ڈائری نکل کے وہ اسٹڈی ٹیبل پہ آکے بیٹھ گئی تھی۔

ڈائری کو اچھے سے کھول کے وہ لکھنے لگی۔۔۔

ڈیر ڈائری۔۔!!!

آج میں بہت خوش ہوں پتا ہے کیوں کیوں کے آج میں اسکے ساتھ تھی آج وہ میرے ساتھ خوش تھا آج میں نے اسکے چہرے پہ اپنے لئے محبّت دیکھی تھی آج مجھے اپنا آپ مکمل لگ رہا تھا۔۔۔آج پھر سے اسے پانے کی خواہش جھاگ اٹھی ہے میرے اندر۔۔۔زوھان میرے جینے کی وجہ ہے میرے دل کا سکون ہے میں اس سے عشق کرتی ہوں ۔میری محبّت اب آتش عشق میں مبتلہ ہو گیا ہے۔میری آنکھوں میں جو خون اترا ہے

تیرے عشق کا جنون چڑھا ہے۔۔۔۔

اب اسے پانے کا جنوں اور بڑھ گیا ہے۔میری محبّت اب اسی کی امانت ہے۔۔بس اللہ اسکے دل میں میری محبّت ڈال دے۔۔۔میں اسے پا کے رہوں گی مجھے میرے محبّت پہ بھروسہ ہے میں اللہ اسے رو رو کے آپ سے مانگو

گی اسے پانے کا جنوں ختم نہیں ہوا ابھی تک کیوں کے مجھے یقین ہے میں اسے حاصل کرلونگی میں نے اسے جنوں سے چاہا ہے میں اسکے عشق میں اب بہت آگے جا چکی ہوں اب مجھے میرا وجود اسکے بنا کچھ بھی نہیں لگتا۔۔۔

عشق میں جنون کی حد تک چاہا ہے تجھے میں نے

اب تو خود کی بھی اتنی آرزو نہیں جتنی ضرورت ہے تیری۔۔

اسے نیند آرہی تھی اس نے ڈائری وہی پہ چھوڑ دیا تھا اور خود سونے چلی گئی تھی۔۔

صبح مرحا جلدی اٹھ گئی تھی جبکے زنیرہ سورہی تھی مرحا نے اسے سونے دیا تھا کیوں کے رات وہ لیٹ آئی تھی۔۔ہاتھ منہ دھوکے وہ کچن میں آگئی تھی کلثوم بیگم بھی ابھی تک اٹھی نہیں تھیں۔۔۔

چاہے کے لئے پانی ڈال کے وہ ناشتہ بنانے لگی سب کے لئے۔آج وہ کافی فریش موڈ میں تھی۔۔اتنے میں کلثوم بیگم بھی آگئی تھی

سلام پھوپھو جان آپ اٹھ گئی انکو آتے دیکھ کے اس نے سلام کیا تھا۔۔اسکی سلام کا جواب دے کے وہ وہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

مرحا بیٹا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔۔میں نے سوچا ابھی ہی آپ سے بات کر لو پھر ٹائم کہاں ملنا۔۔۔

جی پھوپھو جان آپکو جو بات کرنی آپ کر لیں۔۔۔وہ بھی وہی انکے پاس بیٹھ گئی تھی ۔۔۔ بھائی صاحب کے جانے کے بعد آپ اور زنیرہ بہت تنہا ہو گئی ہیں کوئی ہمدرد نہیں جو آپ دونوں کا اچھا سوچے جہاں تک مجھے علم ہے آپکے ماموا قبال تو آپ لوگوں سے بے خبر ہے آپ گھر کی بچی ہو میرے آنکھوں کے سامنے پلی بڑی ہو مجھے آپ پہ یقین ہے اسی لئے بیٹا میں آپکو اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں اپنے آفاق کی بیوی بنا کے تمیں اس گھر میں رکھنا چاہتی ہوں امید ہے بیٹا تمیں میرے فیصلے سے اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔

آفاق کی بیوی پہ اسکی دھڑکن تیز ہو گئی تھی اسکی پلکیں خود باخود جھکنے لگی تھی۔اسے رات کا منظر یاد آیا تھا۔۔۔اس کی آج دعا قبول ہو گئی تھی وہ کیسے منع کر سکتی تھی انکو آج اسکی دلی خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔

پھوپھو آپ نے ہمیں ایک ماں سے بڑھ کے پیار دیا ہے بچپن سے لے کے آج تک آپ نے ہمیں کسی چیز کی کمی ہونے نہیں دی میں آپکی فیصلے کا احترام کرتی ہوں۔۔۔

www.neweramagazine.com

کلثوم بیگم اسکی بات کا مفہوم سمجھ گئی تھی انہوں نے اسے زور سے خود سے لگا یا تھا ۔چلو ناشتے کی ٹیبل پہ میں سکو بتادو نگی تمارا فیصلہ بھی۔۔۔خوشی انکے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔۔وہ کچن سے باہر چلی گئی تھیں جبکے وہ ناشتے کی تیاری کرنے لگی تھی ناشتہ بنا کے وہ ٹرالی کینچتی ہوئی باہر آئی تھی آفاق زوھان زنیرہ سب ہی اٹھ گئے تھے اور ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے ہوئے تھے وہ آہستہ آہستہ چل کے آئی تھی ناشتہ ٹیبل پہ سجا کے وہ بھی وہی کلثوم بیگم کی ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی اس پہ ایک نظر ڈال کے آفاق ناشتے میں مصروف ہو گیا تھا وہ بھی سر جھکائ ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

چلو اچھا ہے آج سب یہی موجود ہیں تو میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اور امید کرتی ہوں میرے فیصلے سے کسی کو بھی اعترض نہیں ہو گا۔کلثوم بیگم کی بات پہ سب انہی کی طرف متواجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

رمضان سے پہلے آفاق اور مرحا کا نکاح ہو گا اور مرحا آفاق دونوں راضی ہیں باقی امید ہے زنیرہ تمیں اور زوھان کو بھی اس رشتے سے کوئی مسلہ نہیں اور بس کچھ رشتے دار ہی ہیں جنکو بلانا ضروری اور آفاق چاہتا ہے ڈائریکٹ نکاح ہو باقی رسموں کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرورت نہیں تو کل سے آپ سب اپنی تیاری شروع کر دینا اور پرسوں نکاح ہو گا۔

ہائے آفاق بھائی آپ میرے جیجو بننے گے وفف ایم سو ہیپی خوشی اسکے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔جبکے اسکا یوں کہنا آفاق کو ایک آنکھ بھی نہیں بایا تھا لیکن مجبوری میں اسے ضبط کرنا پڑا۔۔

مرحا وہاں سے اٹھ کے چلی گئی تھی سبکے درمیان بیٹھ کے خجل محسوس کر رہی تھی ۔۔

جبکے زوھان اور زنیرہ بیٹھ کے آفاق کو تنگ کرر ہے تھے۔آفاق بھائی آپ نے تو سارے فیصلے پہلے سے کئے ہوئے تھے ہمیں بتایا بھی نہیں بڑے تیز نکلے آپ تو زوھان کے اس طرح کہنے پہ آفاق نے صرف مسکرانے پہ اکتفاء کیا تھا۔

چلو بچوں اپنی اپنی تیاری کر و ٹائم کم ہے زنیرہ زوھان تم دونوں میرے ساتھ شاپنگ کرنے چلو گے اور آفاق بیٹا اپکی ذمیداری جیولری خریدنے کی ہے۔۔

اثبات میں سر ہلا کے آفاق وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔

زنیرہ بھی اٹھ گئی تھی جبکے زوھان اپنی کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

زوھان اپنے کمرے میں جیسے ہی انٹر ہوا تو کچھ یاد آنے پہ واپس موڑ گیا۔۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتے وہ زنیرہ کی کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا

زونی۔۔۔زونی زنیرہ کو آواز دیتے ہوئے اس نے کمرے کا دروازہ اندر کی طرف دکھیلا تھا کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔وہ اندر آگیا تھا کمرے کے اس نے ارد گرد نظر ڈالی تو نظر سید ھا زنیرہ کی ڈائری پہ پڑی بلیک کلر کی ڈائری جس کے اوپر دل بنی ہوئی تھی اور اس دل کے اندر اسکے اور زنیرہ کی بچپن کی تصویر لگی ہوئی تھی

۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریقہ کی ملکہ یہاں نہیں موقع اچھا ہے چلو دیکھتے اس ڈائری میں کیا ہے وہ

بڑبڑاتے ہوئے ڈائری کی پاس آیا تھا۔ڈائری اٹھا کے وہ اسے آگے پیچھے سے دیکھنے لگا اب ڈائری کھول کے وہ پڑھنے لگا وہ ڈائری جیسے جیسے پڑھتا گیا اسکے چہرے کے تاثرات بدلتے گئے۔۔۔ڈائری اس نے پہلی والی جگہ پہ رکھ دیا تھا اور خود مسکراتے ہوئے باہر نکل آیا تھا۔۔۔اپنے کمرے میں آ کے وہ وہی بیڈ پہ لیٹ گیا تھا۔سو فائنلی تم پکڑی گئی میری افریقہ کی ملکہ۔۔اب تمیں میں اپنا بنا کے رہوں گا بس صبر کرو کل کا دن ہے بس اور تم میری ہو جاؤ گی دیکھنا وہ خود سے ہم کلام ہوا تھا

۔۔۔وہ سوچوں میں گم تھا کے زنیرہ اسکے روم میں آگئی تھی۔۔۔

میرے ساتھ شوپنگ پہ چلو نا مجھے میرے لئے ڈریس لینی ہے۔۔۔۔

اسے اپنے کمرے میں دیکھ کے زوھان بیڈ سے اٹھ کے اسکے قریب آگیا تھا اسکے آنکھوں میں کچھ تھا جو زنیرہ نے محسوس کیا تھا۔۔۔

ایک لڑکی جس سے میں نے پوچھا کبھی محبّت کیا ہے تو اس نے کہا محبّت اور میں کبھی نہیں لیکن آج

جب میں نے اسکی ڈائری پڑھا تو اس میں تھا میں زوھان سے عشق کرتی ہوں۔۔۔

اسکے اس طرح کہنے پہ زنیرہ کا چہرہ زرد پڑھ گیا تھا۔۔اسکے لبوں نے ہرکت کرنا چھوڑ دیا تھا وہ یک ٹک زوھان کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

اب زوھان اسکے اور قریب آگیا تھا۔۔

محبّت کرتی تھی بتایا کیوں نہیں اتنے سال مجھ سے یہ بات چھپائی کیوں ویسے تو بڑی شیرنی بنتی ہو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

و۔ہ۔۔۔و۔۔ہ مجھے جانا ہے پھوپھو بلا رہی ہیں۔۔۔۔

جی نہیں اس وقت پھوپھو کے بیٹے کو جواب چاہیۓ اپنے سوال کا جلدی سے بتا دو زوھان تھوڑا اور اسکے قریب ہوا تھا وہ پیچھے ہٹی تھی زوھان نے اسے بازو سے پکڑ کے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

اب بتاؤ ورنہ مجھے آتا ہے باتیں نکالنے کا طریقہ زوھان کے لہجے میں کچھ تھا کے زنیرہ کی پلکیں جھک گئی تھیں۔۔۔

مجھے چھوڑدیں زوھان اب وہ روہانسی لہجے میں کہنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوھان نے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔

چلو تیار رہنا پرسوں صرف آفاق بھائ اور مرحا آپی کا نکاح نہیں ہوگا ہمارا بھی ہوگا اب میری افریقہ کی ملکہ آپکو مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا

۔۔۔

زنیرہ کو لگا تھا اسکے کانوں نے کچھ غلط سنا ہے۔۔۔

اور ہاں زونی میں تمہیں ترکی لے کے جاؤں گا ہم اسی جگے جایں گے جہاں حیا

اورجہان گئے تھے اب کی بار وہ شرارت لہجے میں اس سے گویا ہوا تھا

زنیرہ اب وہاں ایک سیکنڈ بھی نہیں روکی تھی وہ وہاں سے بھاگ گئی تھی

جبکے زوھان اسے بھاگتی ہوئی دیکھ کے مسکرایا تھااور خود بھی اپنے کمرے سے

نکل کے کلثوم بیگم کی کمرے میں آیا تھا کلثوم بیگم الماری سے کپڑے نکال رہی

تھی -----

میری پیاری امی جان اس نے کلثوم بیگم کے گرد اپنے ایصار باندھ لئے تھے۔۔۔

کلثوم بیگم نے مسکراہ کے اسے دیکھا تھا۔۔۔

کیا ہوا خیر ہے نا سب آج امی جان کی یاد آ گئی تمیں۔۔۔

ہائے ایسے تو نا بولیں امی جان میں تو آپکو روز یاد کرتا ہوں۔۔۔۔

شیطان کہی کا کام بتاؤ مکن نا لگاؤ۔۔۔

انکی بات پہ وہ زبان نکالنے لگا ۔۔۔

اپنی لاڈلے بیٹے کی شادی کر رہے اور میرا سوچا ہی

نہیں مجھ معصوم کا کیا ہوگا ایسے ہی کنوارہ مروں گا کیا۔۔۔

اچھا تو یہ بات ہے ویسے میرے بیٹے نے اپنے لئے لڑکی خود ڈھونڈا تم بھی ڈھونڈو پھر میں کروا دوں گی شادی کونسا مشکل کام ہے۔۔۔ارے لڑکی ڈھونڈنے کی کیا ضرورت لڑکی تو آپکے گھر میں ہی ہے ناز وھان کی اس طرح کہنے پہ وہ ذرا چونک گئی تھیں۔۔۔

لڑکی یعنی تم زنیرہ کی بات کر رہے ہو اس نے سر ہاں میں ملایا تھا۔۔۔

اور زنیرہ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔

امی وہ تو راضی ہے سمجھو دولہا دلہن دونوں راضی بس کی ہے تو کا ضی کی۔۔۔

شیطان کہی کا .تم دونوں بھی کرو اپنی تیاری رمضان آرہا ہے۔۔۔۔۔

اسکا مطلب میری امی جان بھی راضی ہیں صدقے جاؤں کتنی پیاری امی جان ہیں میری انکو ہگ کرتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔۔

اب چھوڑو مجھے اور جاؤ زنیرہ کے ڈریس کا آرڈر دو اسے ھدایت دے کے وہ خود کچن

کی طرف چلی گئی تھی۔۔

وہ بات جو میں اپنی لبوں سے کہے نہیں پائی وہ تم نے کہے دیا میری ڈائری۔۔آج

وہ خود آیا تھا میرے پاس آج وہ خود اظہار کر رہا تھا

کتنا حسین لمحہ تھا نا وہ جب اس نے مجھ

سے کہا تھا میری افریقہ کی ملکہ آج مجھے اس لفظ سے اور محبّت ہو گئی

تھی تمیں پتا ہے میں نے کتنی اذیت کے ساتھ گزارے یہ دن رات آج

کتنا سکون ہے کیوں کے آج میں جیت گئی میں نے اپنی محبّت حاصل کر لی۔۔۔

آخر کر وہ دن آ گیا تھا جسکا زنیرہ عبّاس کو انتظار تھا۔۔۔

ریڈ شرارے جس کے آر گنزا دوپٹے پر ریڈ اینڈ گرین گوٹے سے بہت نفیس و عمدہ

کام ہوا تھا اسکا اور مرحا کا ڈریس سیم تھا بس کلر چینجز تھے مرحا کی

ڈریس کا کلر پرپل تھا۔۔۔آفاق نے گولڈن کلر کی شیروانی پہن رکھا

تھا جبکے زوھان نے وائٹ شلوار قمیض جسکے اوپر بلیک کلر کی جیکٹ پہن رکھا ہوا

تھا۔۔۔وہ دونوں شہزادوں کی طرح اپنی شیزادیوں کے پاس براجمان تھے۔۔۔۔

آفاق اور مرحا کو جب پتا چلا زنیرہ اور زوھان کا بھی نکاح ہے جہاں مرحا کو یہ

بات سن کے خوشی ہوئی وہی آفاق کا جنون بڑھ گیا تھا۔وہ بس انتظار میں تھا کے کب مرحا سے بدلہ لے۔۔۔۔

اتنے میں مؤلوی صاحب آ گئے تھے۔۔۔

نکاح کا رسم شروع ہو گیا تھا۔۔آفاق بڑا تھا اسی لئے پہلے اسکا نکاح پڑھا گیا تھا مرحا نے دھڑکتے دل کے ساتھ نکاح پیپرز پہ سائن کئے تھے وہ تو پہلے سے آفاق کی بیوی تھی اور عزت بھی اب انکا رشتہ اور مضبوط ہو گیا تھا۔۔۔

اب زوھان اور زنیرہ کا نکاح پڑھا گیا تھا۔زنیرہ نے خوشی خوشی پیپرز پہ سائن کئے تھے۔۔۔سب ایک دوسرے کے گلے مل کے مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔۔کلثوم بیگم نے مرحا اور زنیرہ دونوں کے سر پہ پیار سے بوسہ دیا تھا۔۔۔۔

علیزہ جو کے کلثوم بیگم کی دور کی رشتہ دار تھیں زنیرہ کو وہ زوھان کی کمرے میں لے کے آئی تھی۔۔۔۔۔اسے بیڈ پہ بیٹھا کے وہ خود چلی گئی تھی

۔۔۔

زنیرہ کی دھڑکنوں کی رفتار بہت تیز تھی وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔

دروازہ کھولنے کی آواز پہ اس نے اپنا سر اوپر کیا تھا۔۔۔زوھان نے دروازہ بند کیا تھا اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اسکے قریب آ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ویلکم ان مائے لائف مسز زوھان زوھان نے گمبھیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اسکی دھڑکنوں کی رفتار اور بڑھ گئی تھی۔۔زوھان نے اپنے جیب سے ایک باکس نکالا تھا اس میں ایک لاکیٹ تھا ہارٹ شیپ کا۔۔۔

جسکو اوپن کرنے سے ایک طرف زوھان کی تصویر واضع ہوتی تو دوسری طرف زنیرہ کی۔زوھان نے وہ لاکیٹ زنیرہ کے گلے میں پہنا دیا تھا۔۔اب یہ لاکیٹ اور حسین ہو گئی ہے زنیرہ نے سر اوپر کر کے اسے دیکھا تھا۔۔

پتا ہے آج مجھے اپنا آپ اپنا وجود سب مکمل لگ رہا ہے پتا ہے کیوں کیوں کے تم میرے ساتھ ہو تمیں پتا ہے میں خود کو تم سے محبّت کرنے سے روک نہیں پایا تھا میں لمحہ لمحہ تماری طرف بڑھتا گیا مجھے خود نہیں پتا تھا ایسا کیوں ہے جب میں نے تماری ڈائری پڑھا تھا تو مجھے میرے سارے سوالوں کا جواب مل گیا تھا۔۔۔اس نے زنیرہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے تھے اب وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

مرحا کب سے اسکا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ کمرے میں آیا ہی نہیں تھا وہ بیٹھے بیٹھے تھک چکی تھی وہ اپنے پیر سیدھا کر کے لیٹ گئی تھی رات کے دو بج گئے تھے لیکن وہ آیا نہیں تھا اب اسے نیند آنے لگی تھی اس نے اپنی آنکھیں موند لئے تھے۔۔۔

آفاق جب کمرے میں آیا تھا تو اسے سوتی ہوئے دیکھ کے وہ باتھروم میں گھس گیا تھا وہ جب واپس آیا تھا تو وہ اسی حالت میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

اسکے قریب آ کے اس نے اسے زور سے آوازیں دی تھی۔۔۔اٹھو مرحا اٹھو وہ بہت گیری نیند میں تھی اب کی بار آفاق نے اسے اپنے بازوں میں اٹھالیا تھا اور صوفے پہ لیٹا دیا تھا۔۔۔خود اپنے بیڈ پہ لیٹ گیا تھا۔۔۔

مرحا کی آنکھ فجر کی اذان پہ کھولی تھی خود کو صوفے پہ لیٹی ہوئی دیکھ کے اسے حیرانی ہوئی تھی۔مجھے کون یہاں لے کے آیا وہ سوچوں میں غرک تھی کے بے اختیار نظر بیڈ پہ سوئے آفاق پہ پڑھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکے قریب آئی تھی چادر اچھے سے اسکے اوپر ڈال کے وہ خود وضو کرنے باتھروم کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔وضو کر کے وہ نماز پڑھنے لگی۔۔۔نماز سے جب فارغ ہوئی تو دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے

یااللہ میں تیری شکر گزار ہوں

میں تیرا لاکھوں بار شکر کرتی ہوں

لاکھوں بار اور کرنا چاہتی ہوں

میری دل سے امید بلکل ختم ہو کر رہ گئی تھی

مگر تیرے پاس دیر ہے اندھیر نہیں

تو میرا رب ہے

میں تیری گنہگار بندی ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر تو رب رحمٰن الرحیم ہے

تو نے میری سب خاموش دعائیں پوری کی

میں جو کہہ نہ پائی وہ بھی قبول کئے میرے رحمان مجھے نہیں پتا آفاق نے مجھ سے شادی کیوں کی مجھے اب اتنا پتا چل گیا ہے اسے مجھ سے محبّت نہیں لیکن میں آپکے ذات سے ناامید نہیں ہوں مجھے پتا ہے آپ کچھ بھی بغیر وجہ کے نہیں کرتے بس میرے اللہ اسکے دل میں میری محبّت ڈال دینا اور مجھ میں صبر اور برداشت پیدا کرنا امین کہے وہ آفاق کے قریب آئ تھی۔

آفاق اٹھے نماز کا وقت ہو گیا ہے وہ جب نہیں اٹھا تو مرحا نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی۔۔اسکے ایسا کرنے پہ وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھا تھا۔

مرحا جلدی سے پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔۔

تماری ہمّت کیسے ہوئی میرے پاس آنے کی دور ہو جاؤ میری نظروں سے تمیں دیکھتا ہوں تو اپنی ناکامی یاد آ جاتا ہے تو کوشش کرو میری نظروں سے دور رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمارے ساتھ۔۔اس بے عزتی پہ اسکی آنکھیں بھر آئی تھی لیکن اپنے آنسوؤں پہ کنٹرول کرتی وہ باہر آ گئی تھی۔آزمائش کا وقت شروع ہو گیا تھا اب اسے صبر کرنی تھی اور آفاق کی رویے کی وجہ جانی تھی۔۔۔

وہ نہا کے جب باتھروم سے نکلی تو اسکے گیلے بال اسکے کمر پہ بکھر رہے تھے۔۔اپنا دوپٹہ کندھے پہ ڈال کے وہ زوھان کے قریب آئی تھی تو دیکھا زوھان اب بھی سو رہا تھا۔زوھان اٹھو پھوپھو والے ناشتے پہ ہمارا ویٹ کر رہے ۔۔۔

یار سونے دو وہ منمنایا تھا۔۔۔کب سے سو رہے ہیں آپ اب اٹھو بھی افریقہ کی ملکہ نیندیں آپ نے کب کے اڑا لئے تھا اب تو سونے دو نا یار ۔۔

بہت بدتمیز ہیں آپ۔۔۔۔

اچھا تم جاؤ میں آتا ہوں ریڈی ہو کے وہ باہر آ گئی تھی۔۔۔تو دیکھا ناشتے کے ٹیبل پہ ردا مرحا آفاق اور کلثوم بیگم پہلے سے موجود تھے ۔سلام کر کے وہ وہی بیٹھ گئی تھی۔۔

ردا تم کب آئی مری سے (رداجو مری ٹریپ پہ گئی ہوئی تھی اسکول والوں کے ساتھ صبح صبح ردا کو گھر پہ دیکھ کے زنیرہ حیران رہ گئی تھی)

میں نے نہیں کرنی آپ سب سے بات میں دس دن غائب رہی آپ لوگوں نے تو تباہی مچا دی۔

میرے دو ہی بھائی تھے انکی شادی پہ بھی مجھے انوائٹ نہیں کیا گیا اس نے منہ بنا کے کہا تھا۔۔۔

ارے میری جان سب جلدی میں ہوا تھا ہم چاہتے تھے تم اپنا مری ٹریپ انجوئے کرو ۔۔۔

کلثوم بیگم نے پیار سے کہا تھا۔۔۔

چلیں کوئی بات نہیں لیکن چلو شکر اس ہانیہ سے جان چوٹ گئی اسکی بات پہ سب

ہنس دیے تھے۔۔۔

زنیرہ بیٹا زوھان ابھی تک سو رہا ہے کیا۔۔

نہیں پھو پھو وہ بس ریڈی ہو کے آ رہے۔۔۔

آفاق کی نظریں مسلسل زنیرہ کا دیدار کر رہے تھے اور مرحا کی نظریں آفاق پہ تھیں

آج پہلی بار وہ احساس کمتری کا شکار ہوئی تھی۔۔

انشاءاللہ کل پہلا روزہ ہے ابھی سب پیٹ بھر کے کھاؤ بریڈ منہ میں ڈالتی

ہوئ زنیرہ نے کہا تھا۔۔۔

موٹی کتنا کھاتی ہو زوھان بھی وہاں آ گیا تھا۔۔۔

دیکھا پھو پھو انہوں نے مجھے موٹی کہا اس نے منہ بنا کے کہا تھا۔۔

اب تم جانو تمارا میاں جانے ہم بیچ میں نہیں آئیں گے کلثوم بیگم نے مسکراء کے کہا تھا

۔۔

میں تو کافی تھک گئ ہوں میں ریسٹ کرنے جا رہی آپ سبکو بعد میں اچھے سے دیکھتی

ہوں ردا یہ کہے کے وہاں سے اٹھ گئ تھی۔۔ مرحا بھی برتن اٹھا کے کچن میں چلی گئ

تھی۔۔۔آفاق جیجو آپی نے آپ پہ کیا جادو کر دیا جو آپ یوں خاموش بیٹھے ہیں ۔۔زنیرہ نے آفاق کو تنگ کرتی ہوئی کہا تھا۔۔ایسا کوئی جادو بنا ہی نہیں جو آفاق پہ اثر کرے اس نے فخر کے ساتھ کہا تھا۔۔۔اپکی کیا بات ہے جیجو اس نے مسکراء کے کہا تھا۔۔۔اور میری بات بھی کرونا زوھان بھی انکی طرف متواجہ ہو گیا تھا۔۔۔

اپکی تعریف میں الفاظ کم پڑھ جاتے زنیرہ نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔

زنیرہ کی بات پہ وہ کھلکھلایا تھا

اور آفاق کو مانو آگ لگ گئی تھی۔۔۔

مرحا ہاتھ میں بکس لئے پڑھ رہی تھی۔۔۔آفاق کمرے میں داخل ہوا تھا اس پہ ایک نظر ڈال کے وہ الماری کھول کے کچھ ڈھونڈنے لگا تھا۔۔مرحا بار بار اس پہ ایک نظر ڈال دیتی۔

آفاق اب الماری سے ہٹ کے بیڈ کے پاس بیٹھ کے دراز کے اندر کچھ ڈھونڈنے لگا آپ کیا ڈھونڈ رہے آخر تنگ آکر مرحا نے پوچھ لیا تھا۔۔۔

اب تقریباً وہ غصے سے اٹھ کے اسکے پاس آیا تھا اسکا بازو زور سے پکڑ کے وہ اسے ورن

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

کرنے لگا۔۔۔

تم سے کہا تھا نا میری نظروں سے دور رہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا مجھے نفرت تم سے اور تمارے وجود سے میں مشکل سے تمیں برداشت کر رہا ہوں تو اب دور ہی رہنا مجھ سے ورنہ وہ عشر کر دو نگا ساری زندگی یاد رکھو گی

آ۔۔ہ۔آفاق مجھے درد ہو رہا پلز مجھے چھوڑ دیں آنسو اسکے رخسار سے بہنے لگے تھے ۔

یہ درد بہت کم ہے اب میں روز تمیں تڑپاؤں گا اسے اب زمین پہ پینک کے پاس پڑھے گلاس کو لات مر کے وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

گلاس ٹوٹ کے چور چور ہو گیا تھا اور ٹکڑے اسکے بازو پہ لگے تھیں ۔ایک درد کی لہر اسکے جسم سے اٹھی تھی آنسوؤں سے اب اسکا چہرہ تر ہو گیا تھا آہستہ آہستہ اٹھ کے اس نے سارے کانچ اٹھا لئے تھے اسکی انگلی میں کہی کانچ چلے گئے تھے لیکن اس نے آہ تک نہیں کیا۔۔۔آنسو مسلسل اسکے آنکھوں سے بہ رہے تھے۔

آپی یہ کیا ہو گیا زنیرہ جو ابھی اسکے کمرے میں آئ تھی اسکے بازو سے بہتے خون کو دیکھ کے وہ بھاگتی ہوئی اسکے پاس آئ تھی۔۔۔

گلاس ٹوٹ گیا تھا اور ہاتھ پہ لگ گئی درد کو برداشت کرتی ہوئی اس نے کہا تھا۔۔

وفف آپی تو آپ کانچ کو ہاتھ سے کیوں اٹھا رہی۔ آپ اٹھو اور یہاں صوفے پہ بیٹھو اسے صوفے پہ بیٹھا کے خود اسکی بازؤ سے خون صاف کر کے اسکی مرہم پھٹی کرنے لگی۔۔۔

اب آپ ریسٹ کریں دیکھیں آپکی چہرہ کا رنگ ہی بدل گیا ہے۔۔ وہ اسے دیکھ کے پریشانی سے کہے رہی تھی۔۔۔۔

تم پریشان نا ہو کچھ نہیں ہو گا ٹھیک ہو جاؤ نگی میں۔۔۔۔

خاک ٹھیک ہو جاینگی گلاس کے ٹکڑوں کو ہاتھ سے اٹھا رہی تھی آپ حد ہے ویسے

اچھا میری ماں میری توبہ اب غصہ نا کرو

آپکو پتا ہے نا میں آپ سے کتنی محبّت کرتی ہوں آپکو درد میں نہیں دیکھ سکتی ۔۔۔۔

ارے شونا تم یوں سیڈ نا ہو نا میں ٹھیک ہوں بس گلاس غلطی سے ٹوٹ گئی تھی اب میں آگے سے احتیاط کرونگی نا۔۔۔

ویسے آپی آپکو جیجو نے منہ دکھائی میں کیا دیا اب وہ شرارت سے اس سے پوچھنے لگی

و۔۔۔ہ۔وہ انہوں نے رنگ دیا اسے کوئی بات نہیں سوجی تو جھوٹ بول دیا۔۔

تو وہ رنگ کہاں ہے آپکے ہاتھ تو خالی ہیں اس نے کو جھتی ہوئی نظروں سے پوچھا

وہ میں نے رکھ دیا یہی کہی پہ اس نے اب ایک اور جھوٹ بول دیا تھا۔۔۔

تو آپی پہن لیں نا جیجو کو برا لگے گا نا۔۔۔

اچھا بعد میں پہن لو نگی اب مجھے نیند آرہی سر میں درد ہو رہا اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھتی اس نے نیند کا بہانا بنادیا تھا۔۔۔

چلیں میں چلتی ہوں آپ سوجایں اور ہاں اب آیندہ احتیاط کرنا پلز اسے تنقید کر کے وہ خود کمرے سے باہر نکل گئی تھی وہ سیڑھیاں عبور کر کے نیچے لیو نگ روم میں آگئی تھی ابھی وہ انٹر ہی ہوئی تھی کے سامنے والے منظر کو دیکھ کے وہ وہی ٹھٹکھ گئی تھی ----

آسیہ بیگم اور ہانیہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے وہی براجمان تھے اور کسی بات پہ ہنس

رہے تھے کلثوم بیگم بھی وہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔وہ وہاں سے پلٹنے لگی تھی لیکن سب نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

زنیرہ بیٹا ادھر آئیں ذرا۔۔۔۔وففف پھوپھو آپکو بھی میری یاد ابھی آنی تھی وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔وہ سلام کر کے وہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ہانیہ اسے دیکھ کے اپنے موبائل کے ساتھ مصروف ہو گئی تھی جبکے آسیہ بیگم اس سے مخاطب ہوئی تھی

بیٹا میں آپ سے معافی مانگنے آئی ہوں اس دن میں نے غصے سے آپکو بہت کچھ بول دیا تھا اگر ہو سکے مجھے معاف کر دینا ۔۔۔۔

وہ اچھا تو انکے ڈرامے پھر سے شروع ہو گئے اسکا دل کیا وہ انکے منہ پہ بول دے معاف نہیں کرنا کیا کرو گی لیکن اس نے اپنی زبان پہ کنٹرول کر لیا تھا

جی انٹی آپ بڑی ہیں معافی نا مانگے غلطی تو انسانوں سے ہی ہوتی ہے نا یہ کہے کے وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔آسیہ بیگم نے اپنے چہرے پہ زبردستی والی مسکراہٹ

سجالیا تھا جبکے ہانیہ اسے گھورتی رہی۔۔۔

اب کچن میں آ کے وہ ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو رہی تھی۔۔ بڑی آئی بیٹا اگر ہو سکے تو معاف کرنا وہ آسیہ بیگم کی نقلے اتارنے لگی۔۔۔ہائے اللہ پیٹ میں درد ہو گیا بلکل وہ گلاس اٹھا کے پانی پینے لگی پانی پی کے اس نے خالی گلاس وہی پہ رکھ دیا تھا وہ ابھی کچن سے باہر نکل رہی تھی کے ہانیہ اسکے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

مجھے ابھی پتا چلا زوھان نے تم سے شادی کر لیا ویسے تم دونوں بہنیں سچ میں جادو گرنی ہی ہو ۔۔۔

اووو اچھاا تم نے تو بلکل سہی کہا اس نے اچھا کو ذرا کھینچ کے کہا تھا۔۔۔

ویسے نا ہانیہ مجھے مرحا آپی کا نہیں پتا میں تو بڑی جادو گرنی ہوں یہ زوھان بھی کہتے ہیں زنیرہ کی بات سے ہانیہ کو مانو آگ لگ گئی تھی۔۔۔

اچھا ہانیہ ذرا سائیڈ پہ ہو جاؤ ہونا مجھے زوھان بلا رہے ہے اسے آگ لگا کے وہ خود وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

زنیرہ میں نے تمیں برباد نہیں کیا تو میرا نام ہانیہ نہیں تمارا سکون سب کچھ برباد کر

دو نگی تم تڑپتی رہو گی خوشی کے لئے اسے سناتی وہ بھی وہاں سے نکل آئ تھی۔۔

اچھا بھابھی ہم چلتے ہیں آپ اپنا خیال رکھنا آسیہ کلثوم سے گلے ملی تھی۔۔

رات کے کھانے پہ روک جایں آپ ۔۔۔۔

نہیں منیب بھی گھر پہ ہے اور بھی بہت سے کام ہیں اسی لیے ہم چلتے ہیں۔۔

انکو دروازے تک چھوڑ کے وہ خود اپنے روم میں چلی گئ تھیں۔۔۔۔

آفاق جب کمرے میں آیا تھا تو مرحا کو بیڈ پہ لیٹی ہوئی دیکھ کے دیکھ کے وہ غصے سے اسکی طرف بڑھ گیا تھا۔۔لیکن جب اسکی نظر مرحا کی بازو پہ لگی پھٹی پہ پڑھی تو اسے صبح والا منظر یاد آگیا۔۔وففف یار یہ کیا کر دیا میں نے وہ اب خود کو کوس رہا تھا۔اسے سوتی ہوئی چھوڑ کے وہ خود فریش ہونے چلا گیا جب واپس آیا تب بھی وہ گہری نیند میں تھی وہ اسے اٹھا بھی نہیں سکتا تھا اور نا خود اسکے پاس سو سکتا تھا چار ناچار اسے وہی اسکے پاس سونا پڑا۔۔۔

وہ برتن دھو رہی تھی اور ساتھ میں اپنا سر ہلا کے سونگز بھی سن رہی تھی وہ ایسے ہی اپنی دون میں مصروف تھی کے اچانک اسکی نظر کھڑکی پہ پڑھی اسے ایسا محسوس ہوا

جیسے کوئی آرہااور جارہاہے اوراسکاسایہ بھی اسے نظرآرہاتھا اس نے برتن وہی پہ چھوڑدیے تھےاور تقریباًبھاگتی ہوئی کچن سے نکلی تھی بھوت بھوت ہائےامی بھوت وہ چیختی جارہی تھی اتنے میں زوھان بھی آگیاتھاکیاہوا تم چیخ کیوں رہی ہو زوھان نےپریشانی سے پوچھاتھا ۔۔۔وو۔۔۔وہ وہاں کچن میں بھوت ہے اس نے ڈرتی ہوئی کہاتھا۔۔

اسکی بات پہ زوھان کاقہقہ ہوامیں بلند ہواتھا۔

زوھان اب تم ہنس کیوں رہے ہو مجھ پہ زنیرہ نے غصے سے کہاتھا۔۔۔۔

توبہ کرولڑکی شوہرہوں تمارا عزت سے بات کروآپ کہے کے مخاطب کرونامجھے ۔۔۔۔

بڑے آئیں شوہر میرے ہنہ میں کہے،رہی بھوت ہےاور تم ہنس رہے ہواوراب کہتے ہو عزت سے بات کرو۔۔۔۔۔۔

تم خودچڑیل ہو بھوت سے ڈرنے کی کیابات اب کی بار زنیرہ کامذاق اڑاتے ہوئے اس نے کہاتھا۔۔

زوھان تم بندر جن بس ۔۔۔۔۔

اچھا اچھا مذاق کر رہا ہوں تم تو ناراض ہو گئی چلو دیکھتے ہیں بھوت کو آؤ میرے ساتھ ۔۔

ن ۔۔۔ نہیں ۔۔ مجھے نہیں آنا تمارے ساتھ خود اکیلے جاؤ ۔۔۔

ڈر گئی لڑکی ہاہاہاہا اب وہ زور زور سے ہنس رہا تھا ۔۔۔

ہاں میں کسی سے ڈرتی ورتی نہیں اوکے ۔۔۔۔

ہاں تو چلو نا میرے ساتھ ۔۔۔۔

ہاں تو تم آگے ہو جاؤ میں پیچھے پیچھے آ رہی ہوں ۔۔۔۔

اب زوھان آگے تھا اور وہ زوھان کے پیچھے تھی ۔۔۔

کدھر ہے بھوت اب بتاؤ بھی کچن میں پہنچ کے اس نے پوچھا تھا ۔۔

وہ رہا کھڑکی کے پاس بھوت اسے وہ سایہ اب بھی نظر آ رہی تھی اب اس نے پھر سے چیخنا شروع کر دیا تھا ۔۔ بچا لو زوھان با ۔۔ با ۔۔ بھوت اب وہ زوھان کا بازو زور سے پکڑنے لگی ۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے یار آؤ میرے ساتھ قریب سے دیکھتے ہیں اسے۔۔۔

نا۔۔۔نہیں مجھے نہیں آنا تم بھی مت جاؤ وہ کھا لے گا ہمیں۔۔۔

افف موٹی تمیں کھا کے اسکو اپنا پیٹ خراب نہیں کرنا اور تم یہی رہو میں جا کے دیکھ کے آتا ہوں اسکے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کے وہ آگے قدم بڑھانے لگا جبکے زنیرہ وہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کھڑکی کے قریب جا کے اس نے آہستہ سے کھڑکی کھولا تھا اور سر تھوڑا باہر نکال کے دیکھا تو اسکی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔اسے پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ کے زنیرہ کو لگا بھوت اسکے اندر چلا گیا ہے۔۔۔

تو۔۔۔تم بھی بھوت بن گئے زوھان امی بچالو مجھے اب وہ چلا رہی تھی زوھان بھاگتا ہوا اسکے قریب آیا اور اسکے منہ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیا کوئی بھوت نہیں ہے اگر تم ایسے چلاؤ گی تو سبکو لگے گا تم چڑیل ہی ہو۔۔۔

تو وہ سایہ کس کا تھا اب وہ ڈرتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

پاگل وہ وہاں پہ وائر لٹک رہا تھا اور تمیں لگا بھوت ہے حد کرتی ہو تم بھی زونی یار اب اس نے پھر سے ہنسنا شروع کر دیا تھا لیکن اس بار وہ اکیلا نہیں تھا زنیرہ بھی اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔۔

اپنے اوپر کسی باری چیز کا وزن محسوس کر کے اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھول دیے تھے۔یہ کیا آفاق کا بازو اسکے کمر کے گرد حائل تھا اس نے جلدی سے اسکا بازؤ اپنے اوپر سے اٹھایا اور اٹھ گئی۔۔۔۔ایک نظر آفاق پہ ڈالی تو وہ سکون کی نیند سو رہا تھا اسے سوچ سوچ کے خود پہ غصہ آرہا تھا مجھ سے کس نے کہا بیڈ پہ سو جاؤ اللہ اب یہ میرے بارے میں کیا سوچے گے وہ ایسے کہے رہی تھی جیسے آفاق اسکا شوہر نہیں کوئی غیر مرد ہے اس پہ ایک نظر ڈال کے جلدی سے واشروم میں گھس گئی تھی وہ ۔۔۔

رمضان شروع ہو گیا تھا آج ان سبکا پہلا روزہ تھا۔۔۔۔

مرحا قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی جبکے وہ موبائل میں مصروف تھا لیکن ہر دوسری سیکنڈ اس پہ بھی ایک نظر ڈال دیتا تھا۔۔۔

مرحا نے تلاوت ختم کر دی تھی اب دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیے تھے وہ دعائیں مانگ

رہی تھی جبکہ آفاق اسے غور سے دیکھ رہا تھا اب اس نے قرآن پاک شیلف پہ رکھ دیا تھا آفاق کو مکمل طور پہ اگنور کر کے وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

افف میں دن بادن اسکی طرف کیوں بڑھ رہا ہوں مجھے تو اس سے بدلہ لینا تھا اسکو درد دینا تھا اسکو اور تڑپانا تھا لیکن میں جب بھی اسکا چہرہ دیکھتا ہوں تو کچھ نہیں کر پاتا ہوں ایسا کیوں ہے اس نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کے چیئر پہ مار دیا تھا جسکے وجہ سے اسکے ہاتھ سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔

مرجا جو ہاتھ میں کپڑے لئے کمرے میں انٹر ہوئی تھی اس پہ نظر پڑھتی ہی اس نے کپڑے وہی پینک دیے تھے اور بھاگتی ہوئی اسکے پاس آئی تھی۔۔۔۔

آفاق کیا کر دیا آپ نے خدایا اسکا ہاتھ پکڑ کے وہ روتی ہوئی کہے رہی تھی جبکے آفاق اسکے اس افتاد پہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

اب وہ تقریباً بھاگتی ہوئی دراز سے فرسٹ یڈ باکس نکال کے اس پاس آ کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔آفاق درد کو بھولائے اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔

اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کے کاٹن سے زخم کے اوپر ڈیٹول لگانے لگی۔۔۔

آہ۔۔۔اسکے منہ سے بے اختیار آ نکل آیا تھا۔۔

سوری آپکو درد ہو رہا کیا وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔

لیکن یہ کیا اس نے فرسٹ یڈ باکس کو لات مار کے دور پھینک دیا تھا اور شہادت کی انگلی اٹھا کے اسے ورن کرنے لگا۔۔۔

یہ جو تم میری فکر کرنے کی ایکٹنگ کر رہی ہو تو یہ بات اپنی ذہن میں بیٹھالو میں تماری باتوں میں آنے والوں میں سے نہیں ہوں سمجھی۔۔۔۔۔اسے سنا کے خود کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ زمین پہ بیٹھتی گئی اور اپنا سر گھٹنوں میں دے کے زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔

زوھان آپکو مجھ سے محبّت ہے نا زوھان جو لیپ ٹاپ میں گیم کھیل رہا تھا اسکی اس سوال پہ اپنا سر اوپر کر کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ایسے دیکھ کیوں رہے جواب دیں نا۔۔۔

نہیں یار مجھے تم سے محبّت نہیں ہے اس نے سیریس لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

آپکو مجھ سے محبّت نہیں تو شادی کیوں کی۔۔۔

ایسے ہی ٹائم پاس کے لئے کی شادی اب کی بار زنیرہ نے پاس پڑے کوشن کو اٹھا کے اسے دے مارا تھا۔۔۔

سچ بتاؤ محبّت ہے کے نہیں اب وہ پھر سے پوچھنے لگی۔۔

نہیں ہے محبّت یار کہہ دیا نا ایک بار۔۔۔

میں آپکا گالا دبانے میں دیر نہیں کرونگی سچ بتاؤ اب۔۔۔۔

اب کی بار زوھان نے زوردار قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

یار مذاق کر رہا ہوں تم تو سیریس ہو گئی بلکل۔۔۔۔

اتنا فضول مذاق پھر کیا نا زوھان میں آپکا گالا سچ میں دبا دونگی۔۔۔

توبہ کرو لڑکی اس عمر میں کیوں بیوہ ہونا چاہتی ہو۔۔۔۔

ہاں تو سچ باتئں آپ مجھ سے کتنا محبّت کرتے ہیں۔۔۔۔

اا تنا کے کبھی لفظوں میں بیان نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔۔

ہائے صدقے قربان اب لگ رہے ہو زنیرہ عبّاس کے میاں اس نے اپنی بالوں کو ایک

ادا سے پیچھے کرتی ہوئی کہا۔۔۔۔۔

کیوں پہلے کسی اور کا شوہر تھا میں کیا اسکی بات سن کے زوھان نے اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں پہلے بھی میرے شوہر ہی تھے لیکن لگ نہیں رہے تھے اب لگ بھی رہے ہیں میرا اثر جو ہوا ہے آپ پہ اب میں جا رہی آپ زیادہ فری ہو گئیں۔۔۔

حد کرتی ہو زونی خود ہی سوال کرتی اور جواب بھی خود ہی دیتی ہو۔۔۔۔

ہاں تو شکر ادا کرو اللہ کا کہ مجھ جیسی بیوی ملی جو سوال کرنے سے پہلے جواب ڈھونڈ لیتی ہے زوھان کو آنکھ مارتی ہوئی اس نے کہا تھا۔۔آج لوگوں کو روزہ زیادہ لگ رہا اسی لئے ایسی باتیں کر رہے میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔۔

کیا کہا مجھے روزہ لگ رہا توبہ تمہیں خود لگ رہا ہے اسی لئے مجھے کہے رہے ہو۔۔

چور کی داڑی میں تنکا اسکی بات بھی زنیرہ نے آنکھیں گول گول کر کے اسے گورے سے نوازا تھا۔۔۔

آپکے اطلاع کے لئے عرض کروں میں لڑکی ہوں میری داڑی نہیں ہے اس نے جس

انداز میں کہا تھا اسے دیکھ کے زوھان نے مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کیا تھا ۔۔۔

تم ڈرامہ ہو زونی قسم سے۔۔۔۔

ہاں تو فلم بن جاؤں آپ کیا کہتے۔۔۔

بس بس آج کے لئے اتنا کافی ایک تو روزہ پہلے سے لگ رہا اوپر سے تم اتنا بولتی ہو تو یہ یہ کہتے ہی وہ بھاگ گیا تھا اور زنیرہ بھی کوشن اٹھا کے اسکی پیچھے بھاگی تھی تقریباً ہو بھاگتا ہوا ڈائننگ ہال میں آیا تھا جہاں آفاق اور کلثوم بیگم بیٹھی تھیں۔۔۔

اب وہ کلثوم بیگم کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

بچالو امی اپکی ظالم بہو مجھے مر ڈالے گا ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔

پھو پھو جان یہ خود میرا مذاق اڑا رہے تھے وہ کلثوم بیگم کے پاس بیٹھ کے زوھان کی شکائتیں کرنی لگی۔۔۔

زوھان میری بیٹی کو تنگ کیوں کرتے ہو وہ مصنوئی انداز سے اسے ڈانٹنے لگی۔۔

واہ بھائی واہ پارٹی چینج اب بیٹے کو نہیں دیکھا جاتا اب تو بہو کی سائیڈ لیا جاتا ہے کیا دن آ گئے ہیں اسکی بات پہ زنیرہ اور کلثوم بیگم دونوں کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

www.neweramagazine.com

جبکے آفاق سپاٹ چہرے سے انہے دیکھنے لگا۔۔۔بات یہ نہیں تھی کے اسے زنیرہ سے عشق تھا بات صرف ضد کی تھی اور حاصل کرنے کی زنیرہ کو وہ پسند کرتا تھا لیکن وقت کے ساتھ اسکے لئے جذبات اسکے دل سے ختم ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔سب پہ ایک ناگوار نظر ڈال کے وہ وہاں i سے اٹھ کے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا ۔جبکے وہ سب اب بھی باتوں میں مصروف تھے اتنے میں مرحا بھی آگئ تھی وہ وہی انکے پاس بیٹھ گئ تھی اسکی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سرخ پڑھ گئ تھی ۔۔۔۔

کیاہوا مرحا آپی اپکی آنکھیں ریڈ کیوں ہیں زنیرہ کافی دنوں سے اسے نوٹ کررہی تھی آج آخر کر اس نے پوچھ بھی لیا۔۔

اسکی اس سوال پہ وہ ذرا گھبرائ تھی لیکن خود کو سمبھال کے اس نے زنیرہ کو جواب دیا تھا۔۔

رات کو سوئی نہیں نا اسی لئے آنکھیں سرخ ہو رہی ہی بے خوابی کی وجہ سے۔۔

اچھا تو آپ جا کے ریسٹ کر لیں نا اپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی اس نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

نہیں میں اب ٹھیک ہوں تم فکر مت کرو اس نے زبردستی اپنے چہرے پہ مسکراہٹ سجا لیا تھا۔۔۔

اچھا میں جا رہی مجھے تو نیند آ رہی ذرا آرام کی کر لیتی ہوں آپی مجھے اٹھا دینا بعد میں افطاری بھی بنانی ہے تو اسی لئے مجھے اٹھا دینا آپ ٹائم پہ یہ کہے وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی ۔۔مرحا بھی ابھی اٹھنے والی تھی کہ اچانک اسکی سیل پہ کسی انون نمبر سے کال آنے لگی پہلے تو اس نے پک نہیں کیا پھر اگین اسی نمبر سے کال آیا اب کی بار کچھ سوچتی ہوئی اس نے کال اٹینڈ کر لیا دوسری طرف سے سلام کیا گیا تھا وہ پل بھر میں دنگ رہ گئی تھی وہ ہک ٹک موبائل کو دیکھی جا رہی تھی دوسری طرف سے ایک بار پھر سے سلام کیا گیا تھا اب کی بار اس نے دبی آواز میں جواب دیا تھا جبکہ زوھان اور کلثوم بیگم پریشان سی اسے دیکھ رہے تھے۔۔

کیسے ہیں آپ ماموجان وہ نم لہجے میں پوچھنے لگی اب ایک بار کلثوم بیگم اور زوھان کو تھوڑا سا اطمینان ہوا تھا کے سب خیر ہی ہے۔۔۔۔۔

مرحا ماموں کی جان کیسی ہو زنیرہ کیسی ہے۔۔۔

ماموں میں ٹھیک زونی بھی ٹھیک آپ کیسے ہیں آپکو پتا میں نے آپکو کتنا یاد کیا کیا آپکو ہماری

یاد نہیں آئی تھوڑا سا بھی۔۔

بیٹا میں نے ہر لمحہ آپ دونوں کو یاد کیا آپ تو میری ماریہ کا عکس ہو بیٹا میں شرمندہ تھا اور مجبور بھی ہو سکے مجھے معاف کرنا۔

نہیں ماموجان آپ معافی نا مانگے غلطی تو انسانوں سے ہی ہوتی ہے آپ مجھ سے بڑے ہیں معافی نا مانگے۔۔۔

یہ تو بیٹا آپکا بڑا پن ہے ہم تو آپکے گناہگار ہیں اس عمر میں اپکی زندگی برباد کر دی ہم نے انکی لہجے سے ندامت صاف ظاہر ہو رہا تھا۔

ماموجان ایسا کچھ بھی نہیں وہ میری قسمت تھی وہ میرے اللہ نے میرے لئے لکھا تھا میں نے صبر کیا اور صبر کا پھل سبکو ملتا ہے مجھے بھی مل جائے گی اور آپ معافی مانگ کے مجھے شرمندہ نا کریں ویسے بھی پھوپھو نے ماں سے بڑھ کے پیار دیا ہے اور میں بھی خوش ہوں اور زونی بھی۔۔

اللہ تمیں خوش رکھے آباد رکھے اچھا بیٹا میں رکھتا ہوں کال اپنا اور زنیرہ کو خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔۔!!

اللہ حافظ ماموجان۔۔۔۔!!!

کال کٹ گئی تھی لیکن اب اسکے چہرے پہ اداسی کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی تھی

۔۔۔

پھوپھو اقبال ماموتھے آپکو پاتا وہ مجھ سے معافی مانگ رہے تھے (اس نے اپنی نکاح کا

اور طلاق کا کلثوم بیگم کو بتادیا تھا انہونے اسے دلاسہ دیا تھا غلط نہیں کہا تھا)

ماشاءاللہ یہ بہت اچھی بات ہے اللہ ایسے ہی خوش رکھے میرے بچوں کو انکے لہجے

سے محبّت ہی محبّت جھلک رہی تھی۔۔۔

پھوپھو میں آپکا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے آپ نے ہمیں اتنا عزت مان اور پیار دیا میں

نہیں بتاسکتی کلثوم بیگم کے ہاتھوں کو چومتی ہوئی اس نے کہا تھا۔۔۔

آپ بہت ہی فرمانبردار بیٹی ہیں آپ تو سراپا محبّت ہیں میری جان خوش رہوانکی بات

پہ وہ مسکراہی تھی۔۔

افطاری سے فارغ ہو کے اس نے برتن سمیٹ لئے تھے اور کچن میں رکھ لئے تھے

اب خود مغرب کی نماز کے لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔کمرے کے

دروازے کے پاس وہ جیسے ہی پونچی تو اپنے نام پہ وہی ٹھٹک گئی ۔۔آفاق کسی سے کال پہ بات کرر ہا تھا۔۔

میں تمیں اب کام سے نکال رہا ہوں میں نے تم سے کہا تھا زنیرہ کو اٹھانا اور تم نے اس مرحا کو اٹھالیا اور مجھے اب مجبورًا اسے برداشت کرنا پڑھ رہا کاش اس دن نکاح کے پیپرز وہ سائن نہیں کرتی لیکن سب کچھ ہو گیا اب تمیں میں نکال رہا ہوں کام سے یہ کہے کے اس نے کال کاٹ دیا تھا۔۔۔

مرحا کا چہرہ زرد پڑھ گیا تھا اسکا جسم لرز گیا تھا اور آنسوؤں نے اسکے آنکھوں میں جگہ لے لی تھی۔

اس نے غصے سے کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا اسکے اس افتاد پہ آفاق نے موڑ کے اسے دیکھا تھا اور آج پہلی بار وہ ڈر گیا تھا آج پہلی بار آفاق مختار کی دل کی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہو گئی تھی

وہ تیز تیز قدام اٹھاتی اسکے قریب آکے کھڑی ہو گئی تھی آج وہ پہلے والی مرحا نہیں لگ رہی تھی اسکا یہ الگ روپ ہی تھا

آپ خود کو کیا سمجھتے ہیں بہت طاقتور آپ جس پہ چاہے اپنا قبضہ کر سکتے جس کو چاہے آپ درد دے سکتے تو میری بات سن لو آفاق مختار میں آپ سے ڈرتی نہیں میں اپکی عزت کرتی تھی اور میں نے آپ سے محبّت کیا تھا میں آپکو دن رات مانگتی تھی آپکے خواب دیکھتی تھی میں فخر محسوس کرتی تھی کے مجھے آپ سے محبت ہے میری محبّت آتش عشق میں بدل گئی تھی لیکن آج مجھے نفرت ہو رہی ہے خود سے کے میں نے آپکو چاہا میں نے اللہ سے آپکو مانگا مجھے تو اللہ سے اللہ کی محبت مانگ لینی چاہی تھی لیکن نہیں اپکی محبّت مانگ لی لیکن آج میں نے جان لیا آپ محبّت کے قابل ہی نہیں آپ ویشی دارندے ہیں اپکی اوقات ہی نہیں کے آپ کسی کی سچی محبّت حاصل کر لے آفاق ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

یہ بات یاد کرنا آپ کبھی زونی کو نقصان نہیں پونچا سکتی اسکے ساتھ زوھان کی محبّت ہے اسے آپ جیسے ظالم لوگ کوئی نقصان نہیں پونچا سکتے اور وہ زوھان سے عشق کرتی ہے یہ بات اپنی زین میں بیٹھا لینا آپ

اس نے آج اپنی اندر کی ساری بڑاس نکال دی تھی وہ وہی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی تھی آفاق جلدی سے اسکے پاس بیٹھ گیا تھا کیا ہوا آپکو مرحا کیا ہوا۔۔اس نے اسکے بازو

کو ہلایا تھا لیکن مرحا نے ایک جھٹکے کے ساتھ اسکے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا دیے تھے

اور روتی ہوئی اٹھ کے واشروم میں گھس گئی تھی۔۔۔۔

جبکے آفاق غصے سے وہاں سے نکل گیا تھا۔

وہ بے مقصد گاڑی سڑکوں پہ گھوما رہا تھا۔مرحا کی باتیں اسکے دماغ کے ارد گرد گھوم رہے تھے وہ اب بھی اس بات پہ حیران تھا کے مرحا اس سے محبّت کرتی تھی ۔۔۔آج پہلی بار آفاق کی بھی دھڑکنیں تیز ہو گئی تھی۔مرحا کا وہ روتی ہوئی چہرہ بار بار اسکے نظروں کے سامنے آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے سوچوں میں اس طرح گم تھا کے سامنے سے آتے گاڑی پہ اسکی نظر پڑھی ہی نہیں تھی اور اسکی گاڑی سامنے سے آتے گاڑی سے جا لگی تھی اور اسکے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو اسکے جاتے ہی باہر آ گئی تھی وہی بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی اسکی دل میں عجیب سے خدشات آ رہے تھے اسے یاد آیا اس نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی وہ جلدی سے اٹھ گئی

تھی اور نماز پڑھنے لگی تھی۔۔ نماز پڑھ کے اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے

یا اللہ آج ایک بار پھر سے میں ٹوٹ کے بکھر چکی ہوں لیکن آپ تو مجھے سمیٹ سکتے ہیں نا میرے اللہ میرے ذات کا مذاق بنایا گیا میری جذبات سے کھیلا گیا میں تھک گئی ہوں برداشت کر کر کے میں تھک گئی ہوں لوگوں کے رویے سہ سہ کے اب مجھ میں اور صبر ڈال دیں میرے اللہ مجھے کمزور ہونے نا دینا اللہ اسے ھدایت دے اللہ مجھے پتا ہے وہ لاکھ برا سہی میرا محرم ہے میرا اس سے نکاح ہوا ہے میرے رحمان وہ میری عزت ہیں انکی حفاظت کرنا اتنا کچھ ہونے کے باوجود وہ اس شخص کے لئے دعا مانگ رہی تھی جس نے اسکی ذات کی نفی کی تھی وہ جو اپنے اللہ سے دعا مانگنے میں اتنی مصروف تھی اسے پتا ہی نہیں چلا کے زوھان اسکے کمرے میں آیا ہے زوھان نے کئی دفع اسے آواز دیا تھا لیکن وہ کسی اور دنیا میں تھی وہ اسکی آواز سن نہیں پا رہی تھی اب کی بار اس نے ذرا بلند آواز میں اسے پکارا تھا اس نے چونک کے زوھان کو دیکھا تھا اور اپنی جگے سے اٹھ گئی تھی ۔۔۔

کیا ہوں تم اس وقت یہاں۔۔۔

بھابھی بھائی کا کار یکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ ہسپتال میں ہیں آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ زوھان کی بات سن کے اسکی دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا تھا اسکا وجود کانپ سی گئی تھی اسے پل بھر کے لیے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس نے آفاق کو کھو دیا ہو ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھیں بھیگ گئی بھابھی بھائی خطرے سے باہر ہے اللہ کا شکر ادا کریں انکی جان بچ گئی انکو کچھ ہوا نہیں اور آپ خود کو سمبھال لیں اور چلے میرے ساتھ اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کے زوھان اسے تسلی دینے لگا۔۔ جلدی سے عبایا پہن کے وہ زوھان کے ساتھ چل دی تھی۔۔

آفاق کو سر پہ چوٹ لگی تھی اور بازؤں پہ کچھ خراشیں آئی تھی۔۔۔۔اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

کلثوم بیگم الگ سے رو رہی تھی جب کے وہ وہی خاموش بیٹھی تھی۔۔۔

اتنے میں نرس باہر آگئی تھی۔۔۔

زوھان اسکی طرف لپک گیا تھا سسٹر بھائی کیسے ہیں وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

جی انکو ہوش آگیا ہے اور وہ بار بار کسی مرحا کا نام لے رہے ہیں۔ پلز آپ میں سے مرحا

جو بھی ہیں ان سے مل لیں یہ کہے کے نرس چلی گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ مرحا سر جھکائے کھڑی تھی اسکی ہمّت نہیں ہو رہی تھی آفاق کو دیکھنے کی۔۔۔۔

بھابھی آپ بھائی سے مل لیں جا کے ہم بعد میں مل لیں گے۔۔۔

زوھان کے کہنے پہ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

آفاق جو منہ اس طرف کئے لیٹا ہوا تھا دروازہ کھولنے کی آواز پہ اس نے چہرہ اٹھا کے آنے والے کو دیکھا تھا۔۔۔

اسے اس حال میں دیکھ کے مرحا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

مرحا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی تھی چیئر اٹھا کے اسکے بیڈ کے قریب بیٹھ گئی تھی۔اور یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔۔

آفاق نے آہستہ سے اپنا ہاتھ بڑھا کے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے سینے پہ رکھ دیا اسکے اس کاروائی پہ وہ جھنپ سی گئی تھی۔۔

اب وہ برداشت نہیں کر پائی تھی اور رونے لگی تھی۔۔دیکھیں کیا حالت بنا کے رکھی ہے آپ نے اپنا تھوڑا سا بھی غصہ کرنے کا حق نہیں تھا کیا مجھے کے آپ نے یہ کر

دیا یہ سوچ بغیر کے میں آپکے بنا کیسے جیونگی

اسکے اس اظہار پہ آفاق کے لب مسکرائے تھے

آپ ہنس کیوں رہے ہاں مجھے تڑپا کے آپکو مزہ آتا ہے ناوہ اسکے سینے پہ مکوں کی برسات کرنے لگی۔۔۔

آہ۔۔آفاق کے بازو سے درد کی لہر اٹھ گئی تھی۔۔۔

ایم سوسوری میں بھول گئی تھی۔۔۔

اٹس اوکے اور مارو مجھے درد نہیں ہورہا بلکے بڑا پیار آرہا ہے آپ پہ آخری بات اس نے ذرا شرارت کے ساتھ کہا تھا۔

جس پہ وہ اسے گھورنے لگی تھی۔۔۔

اتنے میں کلثوم بیگم زوھان اور زنیرہ بھی وہاں آ گئے تھے۔۔وہ اسکے پاس سے اٹھ کے دور کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

رمضان کا تیسرا عشرہ چل رہا تھا اور آفاق ہوسپیٹل سے ڈسچارج ہو کے گھر آ گیا تھا ۔۔۔مرحا جی جان لگا کے اسکی خدمت کرتی تھی۔۔۔۔

زوھان بیڈ پہ لیٹا موبائل میں گیم کھیل رہا تھا جبکے وہ اسکے پاس بیٹھی سوچوں میں گم تھی
۔۔زوھان نے کہی بار اس پہ نظر ڈالا لیکن وہ مسلسل سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

کدھر گم ہو زوھان نے اسکا بازو زور سے ہلایا تب جا کے وہ اپنی سوچوں کی ایثار سے باہر آگئی تھی۔۔۔

کیا کہا آپ نے وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ کے پوچھنے لگی۔۔۔

کدھر گم ہو۔۔۔۔

آپ نے ردا کو نوٹ کیا ہے آج کل وہ گھر ہوتی ہی نہیں ہے اگر ہوتی بھی ھو تو سارا دن اپنے کمرے میں بند رہتی بچی ہے نا سمجھ ہے ذرا دھیان دیا کرو اس پہ۔۔۔۔

ہاں یہ بات تو تم نے سہی کی مجھے بھی وہ آج کل نظر نہیں آتی۔۔

اچھا زوھان میں ذرا اسے دیکھ کے آؤں یہ کہے کے وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

ردا جو کسی سے بات کرنے میں مصروف تھی اسکے دروازہ کھولنے پہ وہ ہڑ بڑائ تھی
۔۔زنیرہ کو اپنے سامنے دیکھ کے اس نے جلدی سے موبائل وفف کر دیا تھا۔۔۔۔

آج آپ یہاں بھابھی اس نے مسکراتی ہوئی پوچھا۔۔۔

ہاں تم غائب رہتی ہو میں نے سوچا میں ہی پوچھ لوں تم سے تمارا حال۔۔۔۔

ہاں بھابھی بس اسٹڈیز میں بزی رہتی ہوں۔۔

گڈ اچھی بات پڑھو۔۔۔۔

اور سناؤ کیا کر رہی تھی۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔

اچھاااا اس نے اچھا کو ذرا کھینچ کے کہا تھا۔

بھابھی میں آپ سے ایک بات شئر کر سکتی ہوں کیا اس نے ڈرتی ہوئی کہا تھا۔

ہاں بلکل کر سکتی ہو۔۔۔

میں کسی کو پسند کرتی ہوں اور شادی کرنا چاہتی ہوں آپ بھائی سے بات کریں نا۔۔۔

اچھا کون ہے وہ نام کیا ہے۔۔

بھابھی وہ میرے کلاس میں ہے اسکا نام عدیل ہے۔۔۔۔

میں بات کرتی ہوں زوھان سے یہ کہے کے وہ اٹھ گئی تھی وہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا سونا مت مجھے آپ سے ایک کام ہے۔۔

وہ جو سونے کی تیاری کر رہی تھی آفاق کی بات پہ پھر سے اٹھ کے بیٹھ گئی تھی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھ میں ڈبہ تھامے وہ اسکی قریب آ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ڈبہ سے ایک لاکیٹ نکالا جسکے اوپر مرحا آفاق لکھا ہوا تھا۔۔اس نے وہ لاکیٹ اسکے گلے میں پہنا دیا تھا۔۔۔۔

یہ کبھی اُتار نا مت یہ میری عشق کی نشانی ہے۔۔۔اسکی ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کے اس نے کہا تھا۔

بہت درد دیا میں نے آپکو ہر پل تڑپایا اپکی جو جگہ تھی وہ نہیں دے پایا ہو سکے مجھے معاف کرنا۔۔

اسکی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

ارے میری جان رو کیوں رہی ہیں آپ اسے خود سے لگاتے ہوئے آفاق نے کہا تھا

۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے کبھی چھوڑ کے مت جانا آفاق میں آپکے بغیر مر جاؤ نگی۔۔۔۔۔

ارے میں کبھی نہیں جاؤ نگا آپکو چھوڑ کے۔۔۔آفاق کی بات سن کے اس نے اپنی آنکھیں موند لئے تھے۔۔۔۔۔

زوھان مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔

ہاں کہو تم کب سے اجازت مانگنے لگی ہو۔۔۔۔

ہاں تو آپکو عزت دے رہی ہوں خوش ہو جاؤ الٹا سوال جواب کر رہے ہے۔۔۔

ہاہاہا شکریہ آپکا اتنی عزت دینے کے لئے یہ کہے اس نے ہنس کے کہا تھا۔

اچھا وہ نار دا نے لڑکا پسند کر لیا اسکی کلاس میٹ ہے لڑکا نام عدیل ہے میں چاہتی ہوں آپ اس سے ایک بار مل کے فیصلہ کر لو۔۔۔

کل چاند رات ہے ردا سے کہو اسے بلا لے مل لیں گے اگر اچھا لگا تب رشتہ پکا کر دیں گے اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔

زوھان آئی لو یو سوچ اسکے گلے لگتی ہوئی زنیرہ نے کہا تھا۔۔۔

آئی لو یو ٹو زوھان کی جان میں بہت خوش نصیب ہوں جو مجھے تم ملی ایک بہت ہی پاکیزہ

لڑکی زوھان نے محبّت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

میں بھی تو خوش نصیب ہوں جو میں نے آپکو پالیا جس سے میں نے عشق کیا جسے رو رو کے اللہ سے مانگا اچھا چلو

میں جا کے ردا کو بتاتی ہوں اس سے الگ ہوتی ہوئی اس نے کہا تھا ۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔

وہ اسکے کمرے میں آگئی تھی وہ موبائل کے ساتھ مصروف تھی۔۔

وہ آہستہ چل کے اسکی پاس بیٹھ گئی تھی۔۔

بھابھی آپ۔۔۔اسے دیکھ کے ردا نے خوشگوار لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

ہاں میرے پاس سرپرائز ہے تمارے لئے۔

وہ کیا بھابھی جلدی سے بتا دیں آپ مجھ سے اب صبر نہیں ہو رہا۔۔۔۔

زوھان مان گیا اور کل تم عدیل کو بلا لینا سب اس سے مل کے فیصلہ کریں گے کے وہ اچھا ہے کے نہیں۔

تھنک یو سو مچ بھابھی آپ ناہوتی یہ سب ممکن ناہوتا آپ بہت اچھی ہیں۔۔

اچھا بابا اب مکھن نامارو زنیرہ کی بات پہ وہ کھلکھلا کے ہنسی تھی۔

اچھا اگر وہ تمیں نا ملے میرا مطلب کسی کو پسند نا آے تو تم رودو گی کیا اداس ہو جاؤ گی کیا ۔۔۔۔

ہاں بھابھی میں رورو کے اسے اللہ سے مانگو گی اور اللہ مجھے دے دینگے۔۔۔

گڈ۔۔۔ویسے میں نے بھی زوھان کو رورو کے اللہ سے مانگا اور اللہ نے مجھے دے بھی دیا۔۔۔

ہاں بھابھی آپ بھائی کے ساتھ اچھی لگتی ہیں مجھے ۔۔۔۔اس ہانیہ کا بھائی کے ساتھ کوئی جوڑ ہی نہیں تھا اسکی بات پہ وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

آج رحمتوں کا مہینہ ختم وہ چکا تھا اور سب عید کے چاند کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے

۔۔۔

عدیل اور اسکے گھر والے بھی آ گئے تھے اور عدیل سکو بہت پسند آیا تھا اور عدیل کے گھر والوں کو بھی ردا اچھی لگی تھی عید کے بعد انکی منگنی کی ڈیٹ رکھ دی گئی تھی

۔۔سب بڑے لیونگ روم میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جبکے زوھان اور زنیرہ باہر گئے ہوئے تھے وہ جو سبکے پاس بیٹھی تھی ملازمہ کے بلانا پہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

آپکو آفاق بھائی بلا رہے وہ چھت پہ آپکا انتظار کر رہے یہ .کہے کے ملازمہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ چھت پہ آگئی تھی۔۔۔۔

ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اسے آفاق کہی نظر نہیں آیا تھا۔۔وہ آفاق کو آواز دینے لگی کے اچانک کسی نے اسے بازؤں سے پکڑ کے اپنے طرف کھینچ لیا تھا وہ سامنے والے کے اس افتاد پہ تیار نہیں تھی اور ڈائریکٹ جا کے اسکے سینے سے جا لگی تھی اس نے اپنے سر اوپر کر کے دیکھا تو اندھیرا میں آفاق کا مسکراتا ہوا چہرہ اسے نظر آیا۔۔۔

چاندرات مبارک ہو جان آفاق آفاق نے گمبھیر لہجے میں کہا تھا آفاق کی لہجے کی تپش کو محسوس کر کے اس نے اپنی نظریں جُھکا لئے تھے۔۔۔۔

آفاق نے اپنی شہادت کی انگلی سے اسکا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔۔۔

مبارک ہو آپکو مسز آفاق آخر کر آپ نے آفاق کو بھی خود سے عشق کرنے پہ مجبور کر دیا وہ عشق جواب آتش عشق میں بدل گیا ہے۔اور مضبوط ہو گیا ہے تھنک یو میری زندگی میں آنے کے لئے یہ کہہ کے اس نے مرحا کو خود میں بھینچ لیا تھا اور چاند بھی ان دونوں کی ملن پہ مسکرایا تھا۔۔۔

مثال آتش ہے، یہ روگِ محبّت

روشن تو خوب کرتی ہے، لیکن جلا جلا کر

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

❤ ختم شدہ ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین